بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

قرآن مجید پ۱۰ انفال ع۸

بستانِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

مصنف

محمد ادریس بھوجیانی

ناشر

مکتبہ رحمانیہ نزد گورنمنٹ لطیف ہائی سکول (دار السلام) ٹوبہ ٹیک سنگھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین

قرآن مجید پ انفال رکوع ۷

بستانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مؤلف

محمد ادریس بھوجیانی

ناشر

مکتبہ رحمانیہ

نزد گورنمنٹ لطیف ہائی سکول (دار السلام) ٹوبہ ٹیک سنگھ

بار اول ـــــ سنہ ۱۹۹۰ء ـــــ تعداد ۱۰۰۰ ـــــ ۲۰۷ صفحات

نام کتاب ـــــ بُستانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مؤلف ـــــ محمد ادریس بھوجیانی

قیمت ـــــ مبلغ ۱۲۳ روپے

کتابت ـــــ حسین احمد کیلانی ۔ محمد ایوب شہزاد حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

پریس ـــــ کوڈ نمبر ـــــ

ملنے کے پتے

سبحانی اکیڈمی ـــــ اسلامی اکادمی ـــــ نعمانی کتب خانہ اُردو بازار

نوری بکڈپو گنج بخش روڈ لاہور ـــــ نوری بکڈپو امین پور بازار فیصل آباد

ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد ـــــ مکتبہ غوثیہ الفیصل بازار

محترم صوفی محمد انور صاحب قادری گوجرہ ـــــ گوشہ ادب جھنگ روڈ

عزیز بکڈپو غلہ منڈی ـــــ ہمدرد کتب خانہ ایسٹ ویسٹ پورٹس گلی جامع مسجد

حاجی شیخ الٰہی بخش ـــــ شیخ محمد اکرم صاحب تقسیم کنندگان بیور برادرز پاکستان لمیٹڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین و خاتم النبیین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ الذین کلھم عدول فی الدین وافضل البریۃ بعد النبیین وعلیٰ اتباعھم بالاحسان اجمعین الیٰ یوم الدین۔ یارب العلمین۔

امابعد ——— آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے جب لوگ ظلمت و کفر اور شرک میں پھنسے ہوئے تھے۔ اللہ جل شانہٗ خالق کائنات کے سوا لاکھوں معبودانِ باطلہ کی پوجا پاٹ ہوتی تھی۔ تہذیب اور اخلاق کا بحران تھا۔ جزیرۃ العرب کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر میں تین سو ساٹھ بتوں کو پوجا جاتا تھا اور اس کے علاوہ ملک میں قتل و غارت، ظلم و تعدی، عصمت فروشی، شراب نوشی، قمار بازی اور چاروں طرف بدامنی کا دور دورہ تھا۔ مولائے کریم کی رحمت کاملہ جوش میں آئی اور اس عالم کی اصلاح و ہدایت کے لیے سید العرب والعجم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے بعثت نبوت کے شروع میں ایک مختصر سی جماعت آپ پر ایمان لائی جو آہستہ آہستہ بڑھ کر ایک عظیم طاقت اور حزب اللہ، خدائی لشکر میں تبدیل ہو گئی۔ اس جماعت نے آپ کے مشن کی تکمیل کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا دی۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور سرفروش جماعت کی معیت سے جزیرۃ العرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اور ایک عالمگیر انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ کسی نبی کے دعوت نبوت پر جو حضرات بلاواسطہ ایمان لاتے ہیں اور دینی تحریک کے عروج کے لیے اپنی جانیں، عزت اور دولت بلکہ زندگی کا ایک ایک دن اس کے اشاروں پر قربان کر دیتے ہیں۔ اور وہ اللہ کریم کے نزدیک اتنا عظیم رتبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ بعد میں آنے والی ساری امت بھی مجموعی طور پر اور تقویٰ اور اتباع کے مراتب عالیہ طے کرنے کے باوجود بھی ان اصحاب رسولؐ کے مرتبے

کو ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔

چنانچہ ہر امت میں یہ قانون تسلیم شدہ رہا ہے کہ وہ اپنے نبی یا رسول پر پہلے براہ راست ایمان لانے والی جماعت کو جو اس کے حواری یا اصحاب کہلاتے تھے، سب امت سے افضل اور قابل احترام سمجھی جاتی تھی اور ان سے اپنے نبی پر نازل شدہ شریعت، اس کی تعلیمات اور رشد و ہدایت کے تمام اصول سیکھتی تھی۔ انہیں قابل اعتماد اور ثقہ سمجھ کر ان سے دین حاصل کرتی اور انہیں اپنے اور نبی برحق کے درمیان ہدایت کا واسطہ سمجھتی تھی۔ جب یہود سے پوچھا گیا کہ تمہاری امت میں سب سے افضل کون لوگ تھے تو سب نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب سب امت سے افضل تھے۔ اور جب نصاریٰ سے یہی سوال ہوا تو انہوں نے بھی اتفاق سے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور اصحاب سب امت عیسوی سے افضل تھے۔ آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس امت محمدی یعنی اصحاب نبویؐ کا مقام کیا ہے ارشاد ہوا کہ انبیاء اور رسولوں کے بعد سب مخلوق سے میرے صحابہؓ افضل ہیں رضی اللہ عنہم۔

یہ حضرات صحابہؓ چار وانگ عالم میں پھیل گئے شمشیر و لسان سے جہاد فی سبیل اللہ جاری رکھا اور اپنی خداداد حرارت ایمانی سے کفر و شرک اور مخالف اسلام طاغوتی قوتوں کے ناپاک ڈھیر کو خاک میں ملا دیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ حق گونجنے لگا اور بت خانوں میں خاک اڑنے لگی۔

صحابہ عظامؓ کے چہروں پر نور ایمان اور صداقت کے دلائل نمایاں تھے کہ ہر دیکھنے والا بے ساختہ پکار اٹھتا تھا کہ یہ چہرے کبھی کاذب نہیں ہو سکتے۔ ان کی سیرت اور کردار باقی امت کیلئے اسوہ حسنہ بن گیا تھا۔

اس کتاب میں صحابہ کے لفظ پر لغوی اور اصولی تعریف۔ ایمان صحابہؓ قرآن اور احادیث بلسان نبویؐ۔ صحابہؓ کی آپس میں محبت و دوستی پر لشین صحابہ، اور سب و شتم اور دشنام طرازی کرنے والوں کا انجام خلافت راشدہ، محدثین و ائمہ متقدمین کے ارشادات جس کے پڑھنے سے صحابہ عظامؓ کے متعلق شکوک اور شبہات تمام کے تمام دل اور ذہن سے محو ہو جاتے ہیں۔ اور ایمان میں اضافہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ ہم کو بھی اس راہ پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

امیدوار شفاعت احقر العباد ـــــ محمد ادریس سیوہانی

بتاریخ ۶ ماہ رجب ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۹۲ء جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ..... لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا .....

صاحب : عربی لغت میں الملازم ، المعاشر ، صاحب الشیئ ، مالکہ ، صاحب امر الملک ، وزیرہ ۔ (ملازم ، ساتھی ، مالک ، مختار ، بادشاہی امور نگران ، وزیر کو کہتے ہیں) المنجد عربی ص۴۲۸ ۔

صحابہ : اصحٰب نبی المسلمین الذین راٰہ و طالت صحبتہم معہٗ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں کو جنہوں نے آپؐ کی زیارت کی اور طویل عرصہ آپؐ کی معیت میں رہے ___ انہیں صحابہؓ کہتے ہیں (المنجد ص۴۲۸)

صحابی : صحابہ ۔ اصحاب ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے صحابی ہوگا ۔

بعض اصول حدیث : نے صحابی کی تعریف میں رویۃ نبوی کو شرط قرار دیا ہے اور بعض مطلق آپؐ کے ساتھ ایمان لانا شرط قرار دیا ہے ۔ اگر مقدم الذکر تعریف کو شرط قرار دیا جائے تو اس سے رائی ، نابینا حضرات زمرہ صحابیت سے خارج ہو جائیں گے ۔

صحابی : کی جامع اور کامل تعریف یہ ہے جس شخص نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ایمان میں ملاقات کی ہو اور اسی حالت میں اس کا خاتمہ ہوا گرچہ اس کی حالت درمیانی بہتر نہ رہی ہو تو وہ کامل صحابی ہے (مقدمہ ابن صلاح ، نخبۃ الفکر)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی کی تعریف یوں کی ہے من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ جو شخص آپؐ کا ساتھی بنا یا اس نے اسلام کی حالت میں آپؐ کو دیکھا پس وہ آپؐ کے اصحاب میں شمار ہونگے (صحیح بخاری ج۱ ص۵۱۶)

جمہور امت اور محدثین کرامؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات ہوئی ہو اور اسلام پر ہی اس کا انتقال ہوا ہو اگرچہ وہ العیاذ باللہ درمیان میں مرتد بھی ہو گیا ہو وہ مسلمان صحابی ہے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی (المتوفی سنہ ۹۱۱ھ) تدریب الراوی شرح تقریب النووی ص۳۹۶ پر صحابیت کی تعریف میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد یہ فیصلہ دیتے ہیں ۔ ترجمہ عربی : صحابی کی سب سے بہتر تعریف یہ ہے کہ جس شخص کی

ایمان کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور اسلام پر انتقال ہوا وہ صحابی ہے ہاں جو درمیان میں مرتد ہو گیا تو اس کے متعلق حافظ تقی الدین عراقی فرماتے ہیں کہ اس کا صحابہ میں داخل ہونا محل نظر ہے کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ ارتداد سے عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ عراقیؒ فرماتے ہیں کہ اس قول کا مقتضا و معنی یہی ہے کہ ارتداد نے سابقہ صحبت کو باطل کر دیا جیسے قرۃ بن ہبیرہ اور اشعث بن قیس (کہ وصال نبوی کے بعد مرتد ہوئے تھے) اور جو شخص مرتد ہو کر پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں اسلام لے آیا جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی سرح تو اس کے صحابہؓ میں شمار ہونے میں کچھ مانع نہیں۔

مگر شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے ان اس صورت میں اور وصال نبویؐ کے بعد ارتداد پھر قبول اسلام دونوں صورتوں میں اس کو صحابی کہا ہے۔

چنانچہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اور حضرت علامہ بدر الدین عینیؒ نے بھی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اسی تعریف کو اختیار کیا ہے۔ اور اسے جمہور کا مسلک بتایا ہے پھر لکھتے ہیں۔

ترجمہ: "پس اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر پھر اسلام لایا لیکن پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکا تو صحیح بات یہ ہے کہ وہ صحابہؓ میں شمار ہو گا کیونکہ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ حضرت اشعثؓ بن قیس اور اس جیسے جن لوگوں سے ارتداد ہوا تھا وہ صحابی ہیں" (فتح الباری ج ۷ ص ۳ واللفظ لہ وعمدۃ القاری ج ۷ ص ۵۸۲)

نیز حافظ ابن حجرؒ الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۷ پر لکھتے ہیں جس صحیح ترین فیصلہ پر میں پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ صحابیؓ وہ شخص ہے جس نے ایمان کی حالت میں رسول کریمؐ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر اس کا انتقال ہوا ہو۔ پس ہر وہ شخص صحابیؓ ہو گا جس کو طویل عرصہ آپ کی صحبت نصیب ہوئی ہو یا تھوڑی و برابر جس نے آپ سے حدیث روایت کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور جس نے آپؐ کی رفاقت میں جہاد کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اور وہ بھی جس نے ایک ہی بار آپ کو دیکھا ہو اور اسے آپؐ کے پاس بیٹھنا نصیب نہ ہوا ہو۔ اور وہ بھی جو کسی عارضے مثلاً اندھے پن کی وجہ سے آپ کو نہ دیکھ سکا ہو۔ انتہی ۔۔۔۔۔

صحابی کی تعریف از علماء شیعہ : شیعہ جماعت اثنا عشریہ) کے شہید ثالث

قاضی نوراللہ شوستری مجالس المؤمنین مجلس ثالث صحابیت کی بحث میں لکھتے ہ

جاننا چاہیے کہ بنا بر ظاہر ترین اقوال کے صحابی وہ مسلمان ہے جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کی ہو جب کہ ایمان لا چکا ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی اگرچہ اس کے ایمان لانے اور اسلام پر وفات میں کبھی ردّت بھی ہوئی ہو۔ ملاقات سے مراد عام ہے۔ پاس بیٹھنا، ساتھ چلنا ایک دوسرے کے پاس جانا خواہ آپؐ سے بات نہ کر سکا ہو یا (اندھا ہونے کی وجہ سے) نہ دیکھ سکا ہو۔ پھر مثال دے کر فرماتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ اسلام و ہجرت میں سبقت، آپؐ کی معیت، آپؐ کے ساتھ جہاد میں شرکت آپؐ کے جھنڈے کے نیچے شہادت، آپؐ سے تحصیل معرفت و علم، مشاہدہ و مکالمہ اور آپؐ کے ساتھ رفاقت کے اعتبار سے مختلف درجات کے مالک ہیں۔ اگرچہ شرف صحابیت (اور احترام) میں یکساں ہیں۔ صحابی کی پہچان تواتر سے، مشہوری سے اور کسی معتبر آدمی کو خبر دینے سے ہو جاتی ہے۔

(مجالس المؤمنین جلد ا صـ ۱۵۲، ۱۵۳)

تیرھویں صدی کے شیعہ محقق علامہ شیخ عباس قمی صحبت نبویؐ اور صحابہ کرامؓ کے اوصاف اس طرح بیان کرتے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل اصحاب بردباری، حیا، سچائی اور امانت داری کی مجلس تھی اس میں آواز بلند نہ ہوتی کسی کو برا نہ کہا جاتا تھا۔ اس محفل کی برائی کہیں نہ کی جاتی تھی۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جاتی تو صحابہ کرامؓ اسے آگے نقل نہیں کرتے تھے۔

فارسی ترجمہ : وہ سب ایک دوسرے کے حق میں عادل، پاکباز، منصف اور محسن تھے۔ ایک دوسرے کو تقویٰ اور پرہیز گاری کی وصیت کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ تواضع اور فروتنی سے سلوک کرتے تھے۔ بوڑھوں کی عزت کرتے چھوٹوں پر رحم کرتے اور غریبوں کا لحاظ کرتے تھے۔ (منتہی الامال ج ا صـ ۲۰)

حافظ خطیب بغدادی قاضی محمد بن طیبؒ سے نقل کرتے ہیں۔

ترجمہ عربی کا: "اہل لغت کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ لفظ صحابی "صحبة" سے مشتق ہے اور اس کی کسی معین مقدار سے مشتق نہیں بلکہ ہر اس شخص پر بولا جاتا ہے جسے کسی کی تھوڑی یا بہت صحبت نصیب ہوئی ہو (پس رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی تھوڑی یا بہت صحبت پانے والا صحابیؓ ہے) (الکفایہ فی علم الروایہ ص۵۱)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کل من صحبہ سنۃً او شہراً او یوماً او ساعۃ اوراٰہ فھو من اصحابہ لہ من الصحبۃ علی قدر ما صحبہ وکانت سابقتہ معہ ونظر الیہ (کفایہ فی علم الروایہ ص۵۱)

"ہر وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک گھڑی صرف آپؐ کی مصاحبت کی ہو یا صرف زیارت کی ہو تو وہ صحابی ہے۔ اس کو اپنی صحبت رسولِ کریم علیہ السلام کے ہمراہ اعمالِ صالحہ میں سبقت اور زیارت کی مقدار ثواب ملے گا۔"

پوزیشن صحابہ: وَالصحابہ کلھم عدول۔ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔

مدارج صحابہ: اوّل خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ عنہم)

دوم عشرہ مبشرہ۔ سوئم: اصحابِ بدر، چہارم: اصحابِ اُحد، پنجم بیعتِ رضوان اصحاب متقین، ششم: السابقون الاوّلون (مہاجرین وانصار) دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی تھی۔

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ۔ فاضل، عادل، اصحاب اخیار میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ صحابہ کی آپس میں لڑائیاں اور جنگ سیاسی نقطۂ نظر اور شہادت کی بنا پر ہونے کی وجہ سے انہیں درجہ عدالت سے خارج کرنا عقل سے عداوت کے مترادف ہے۔ چونکہ ان کا جنگ جمل صفین وغیرہ کا مسئلہ اجتہاد کی بنا پر تھا۔ اس لیے ان کا اختلاف فی الاجتہاد ان کے درجۂ صحابیت میں نقص اور کمی ایمان یا عدم ایمان کا موجب نہیں ہے۔

بعض نے سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم میں تفاضل بیان کیا ہے۔ چنانچہ مقدم اور مؤخر اپنے اپنے بعض مدارج میں ایک دوسرے سے افضل ہیں (مرقاۃ۔ برحاشیہ مشکوٰۃ ج۲ ص۵۷۵)

سبِ صحابہ: صحابہ کو سب وشتم اور دشنام طرازی کرنا حرام اور اکبر فواحش ہے۔

اِنَّ سَبَّ الصحابۃ حرامٌ و من اکبر الفواحش و مذھبنا و مذھب الجمھور ان یعزر۔
صحابہ کرامؓ کو گالی دینا حرام اور بدترین کام ہے۔ علماء شوافع اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسے فرد کو تعزیر دی جائے۔

مذہب شوافع وجمہورؒ : تعزیر دی جائے۔
بعض مالکیؒ : قتل کیا جائے۔
قاضی عیاضؒ : صحابہ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔
بعض علماء احناف : شیخین (حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ) کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے (بحوالہ مرقاۃ برحاشیہ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۵۳)

قرآن مجید اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تمام صحابہ اور صحابیات کرامؓ عادل ہیں۔ اور ان کے اعتقادات، معاملات، عبادات، شعار اسلامی اور ان کی نجی اور غیر نجی زندگی مرقع اور مکمل دستاویز ـــــ صادق اور اصدق یہ کتاب ہے جس نے ان کی مقدس زندگی رضی اللہ عنہ اور رضوا عنہ کا تحفہ دیا ہے۔ قرآن وسنت کی تائید کے بعد ان کی ذات اور ایمان پر تبصرہ کرنا اپنے ایمان کو تباہ کرنا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم عام مسلمان کو گالی دینے والا فاسق اور مسلمان کو قتل کرنے والا کافر ہے۔ سباب المسلم فسوقٌ وقتالہ کفرٌ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱)

ایمان صحابہؓ پر قرآنی شہادت : (۱) واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔ (پارہ ۱ سورۃ بقرہ ۲) اور جب بھی (یہود، نصاریٰ منافقین) کو دعوت ایمان دی جاتی ہے جس طرح کے صحابہؓ کرام ایمان لائے تو یہ لوگ (اصحاب جیسے ایمان) کو نادانی اور حماقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ یاد رکھو یہی لوگ نادان ہیں اور یہ اپنی نادانی سے ناواقف ہیں۔

(۲) ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور الرحیم ۰ (پ ۲ سورۃ بقرہ ۲۶) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لاکر مہاجر بنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یہ لوگ رحمت ربانی کے حقدار ہیں اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحیم ہے۔

(۳) وکذٰلک جعلنٰکم اُمۃً وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا ؕ (پ ۲ سورۃ بقرہ ع ۱۶)

ہم نے تمہیں (صحابہ) ایک معتدل اور منصف اور پسندیدہ جماعت بنایا ہے تاکہ تم میدان محشر میں سابقہ امم کے بیے گواہ بن سکو اور اس تمہاری شہادت ہی پر آخری شہادت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیار ہو گی (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۱/۱۹)

(۴) ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ج فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون ۝ پ ال عمران ع ۱۳) اللہ تعالیٰ نے تمہاری (صحابہ) جب تم صرف اور صرف ۳۱۲ تھے اس نے تمہاری مقام بدر میں اس قلیل تعداد کے پیش نظر کامل نصرت کی جب کہ (تمہارا دشمن قریباً ایک ہزار کی تعداد میں تھا) پس اس کامیابی کے پیش نظر تمہیں توکل اور ربانی توحید پر کامل شکر کرنا چاہیے۔

(۵) فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم ولادخلنھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر ثوابا من عند اللہ (پ ال عمران ع ۱۹) جن لوگوں نے اپنے گھر اور مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ترک کر دیا اور انہیں اس راہ میں ایذا ملی اور انہوں نے قتال کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے ان کے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کو معاف کر دوں گا اور انہیں اس کے عوض میں تمام انعامات سے بھرپور جنت دوں گا۔

(۶) ولتکن منکم اُمۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر الخ (پ ال عمران ع ۱۱) اور چاہیے کہ رہیں تم میں ایک جماعت بلاتے نیک کام پر اور حکم کرتے پسندیات کو اور منع کرتے ناپسند کو۔

(۷) یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین (پ انفال ع ۸) ۔ اللہ کے نبی تجھے اور آپ کے صحابہؓ کو میری ذات کافی ہے۔

(۸) فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا ۔ یہ (منافقین) صحابہ کرامؓ جیسا اگر ایمان لاتے تو ہدایت ان کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتی۔

(۹) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما

فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ج رپ توبہ ع ۶) اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے (ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب)

(۱۰) والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنٰت تجری تحتہا الانھر خلدین فیہا ابدا ذالک الفوز العظیم (رپ توبہ ع ۲) مہاجرین اور انصار کا پہلا طبقہ اور ان کے نقش قدم پر نیکی کی صورت میں چلنے والوں پر اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہو چکے ہیں ان اصحاب کے لیے جنات ہیں جس میں وہ ہمیشہ زندگی بسر کریں اور انہیں وہاں ہمیشگی نصیب ہو گی یہی فوز عظیم ہے۔

(۱۱) لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ الخ (رپ توبہ ع ۳) اللہ تعالیٰ نے (اپنی مہربانی سے) اپنے نبیؐ اور اس کے ساتھی مہاجرین اور انصار اور غزوہ تبوک کے مجاہدین کی (لغزشات) کو معاف کر دیا۔ صورت حال یہ تھی۔ ان کے بعض کے قلوب میں دزیغ ابھی سرایت کر چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے موقعہ کی نزاکت کے پیش نظر انہیں معاف کر دیا۔

(۱۲) وَالذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ہ (رپ نحل ع ۶) جن لوگوں نے مظلومیت کے عالم میں اپنے وطن کو اللہ کے لیے ترک کر دیا وہ دنیا میں شاد اور آخرت میں اجر اکبر کے حقدار ہوں گے۔ بشرطیکہ یہ فلسفہ کسی کے ذہن نشین ہو جائے تب کمال ہے۔

(۱۳) اِنَّ الذین یبایعونک اِنما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم الخ (رپ فتح ع ۱) صحابہ کا آپؐ کی بیعت کرنا در اصل اللہ تعالیٰ کی بیعت کرنا ہے۔ میرا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ ہے۔

(۱۴) لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا ہ (رپ فتح ع ۳) اللہ تعالیٰ صحابہؓ

کے طرز ایمان سے راضی ہو چکا ہے خصوصاً جب درخت کے زیر سایہ آپ سے بیعت کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کا جائزہ لیا اور اس کے عوض انہیں عظیم الشان فتح سے نوازا اس بیعت میں ایک ہزار چار صد افراد شریک تھے۔ بیعت کا نام صلح حدیبیہ (بیعت رضوان) جو کہ ۶ھ میں ہوئی (بخاری ص ۱/۵)۔

(۱۵) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوٰی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت منھم مغفرۃ واجرا عظیما ۔ (پ ۲۶ فتح ع ۴) سید العرب والعجم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں دشمنان حق کے مقابلہ میں نہایت ہی سخت ہیں۔ مگر آپس میں نہایت ہی رحمدل ہیں۔ انہیں تم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے عالم رکوع اور سجود میں پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خوشنودی کے طالب ہیں ان کی پیشانیوں پر کثرت سجود کی وجہ سے نشان بن گئے ہیں یہی جماعت ہے جسے تورات اور انجیل میں ایک کھیتی سے تمثیل دی ہے مثل اس کھیتی کے کہ اس نے پہلے زمین سے اپنی پہلی کونپل نکالی پھر اس نے غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کر کے اس کونپل کو قوی کیا پس وہ بتدریج بڑھی اور موٹی ہو گئی یہاں تک کہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اور اپنی سرسبزی اور شادابی سے کسانوں کو خوشی بخشنے لگی خدا نے یہ ترقی انہیں اس لئے عطا کی کہ کفار اسے دیکھ کر غصے میں جلیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے وعدہ فرماتا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کئے۔ ان سے بخشش اور بڑے ثواب کا (ترجمان القرآن ج ۲ ص ۹۲ تا ۹۰)

(۱۶) للفقراء المھٰجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولٰئک ھم الصٰدقون (پ ۲۸ حشر ع ۱) مہاجرین سے فقیر گروہ جس نے اپنا مال اور اولاد سے بے نیازی اختیار کر لی محض فضل الٰہی اور رضا الٰہی کے لیے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے

دین کی نصرت کرتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ سچے ہیں۔

(۱۷) ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک ھم الراشدون ٥ الحجرات۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت ایمان تمہارے (صحابہ کے) لئے محبوب بنایا اور تمہارے قلوب میں منقش کیا اور اس کی حفاظت کے لیے کفر، بدعملی، عصیان کو تم سے کلیتہً "دور پھینک دیا۔ ایمان سے گراں سنگی رشد کی کامل دلیل ہے۔

(۱۸) اِنّ الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ واجرٌ عظیم ٥ (پ ۲۶) جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل (یا حکم) بس نرمی سے بات کرتے ہیں یہی گروہ ہے جن کے دلوں کو تقویٰ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجر عظیم کے یہی لوگ مستحق ہیں۔

(۱۹) وَالّذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والّذین اٰووا ونصروا اُولٰئک ھم المؤمنون حقاً لھم مغفرۃٌ ورزقٌ کریم ٥ (انفال) اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے۔ اور جنہوں نے ہجرت کرنیوالوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

شیعہ حضرات کی معتبر تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۵۶ پر علامہ طبرسی لکھتے ہیں۔

ثم عاد سبحانہ الی ذکر المھاجرین والانصار ومدحھم والثناء علیھم فقال.... والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ۔ ای صدقوا اللہ ورسولہ وھاجروا من دیارھم واوطانھم من مکۃ الی المدینہ وجاھدوا مع ذالک فی اعلاء "دین اللہ" والذین اٰووا ونصروا النبی، اُولٰئک ھم المؤمنون حقاً" ای حققوا ایمانھم بالھجرۃ والنصرۃ۔ پھر اللہ تعالیٰ مہاجرین وانصار کا ذکر طیب اور مدح وثنا کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کی تصدیق کی اپنے گھروں اور وطنوں (مکہ) سے مدینہ کو ہجرت کی ان مشقتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے کفار سے جہاد کیا۔ نیز جنہوں نے مہاجرین کو

پناہ دی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کی یہی لوگ سچے اور پکے مومن ہیں یعنی ہجرت اور نصرت رسولؐ کر کے اپنے ایمان کو سچ کر دیا۔

نمبر شمار ۱۴۔ آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین الخ اس آیت کے تحت ملا فیض اللہ محسن کاشانی شیعی المتوفی ۹۹۳ھ اپنی تفسیر صافی میں لکھتے ہیں۔

آنحضرت (ص) فرمودند بدوزخ نرود یک کس ازاں مومناں کہ در زیر شجرہ بیعت الرضوان نام نہادہ اند بیعت آنکہ حق تعالٰی در حق ایشاں فرمود لقد رضی اللہ عن المؤمنین الخ بحوالہ آیات بینات ج ۱ ص ۴۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔ از علامہ محسن الملک مہدی حسنؒ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مومنوں سے کوئی ایک بھی دوزخ نہ جائے گا۔ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کیونکہ اللہ تعالٰی ان کے حق میں فرماتے ہیں کہ اللہ کریم ان سے یقیناً راضی ہو چکا۔

(۲۰) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝ (پ ۳۰ البینہ ع ۱)۔ (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابد الاباد ان میں رہیں گے خداوند کریم ان سے خوش اور وہ اللہ تعالٰی سے خوش یہ (صلہ) اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

یہ آیت اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا صحابہ کرامؓ سب خلائق سے افضل ہیں۔

احادیث نبویہ

(۱) وعن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھٰذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان (متفق علیہ، مشکوٰۃ ج۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

(۲) وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بارہ خلفاء تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔

(۳) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم قریشٌ والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم وغفارٌ واشجع موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ (متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش، انصار، جہنیہ، مزنیہ، اسلم، غفار اور اشجع مجھے عزیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

(۴) عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ج۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا۔

(۵) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ج۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بادشاہی قریش میں۔ قضا انصار میں۔ اذان حبشہ میں اور امانت ازدیعنی یمن میں ہے۔

(۶) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا العرب لثلث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اهل الجنة عربی (رواہ البیہقی مشکوٰۃ ج۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتوں کے باعث اہل عرب سے محبت رکھو۔ کیونکہ میں عربی ہوں۔ قرآن مجید عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔

مناقب صحابہ عظامؓ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کوہ احد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا۔

(۲) وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی ورای من رانی (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ ج۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

(۳) عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشهد ولا یستشهد الا من سرہ بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة فان الشیطان مع الفذ وهو من الاثنین ابعد ولا یخلون رجل بامراة فان الشیطان ثالثهم ومن سرته حسنته وساءته سیئته

فھو مومن (رواہ النسائی، بخاری ج ص۔۔۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ پھر ان کے ساتھ والے۔ پھر ان کے ساتھ والے پھر جھوٹ غالب ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی قسم دے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا جب کہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جائے گی آگاہ ہو جاؤ جس کو جنت کے اندر جانا خوش کرتا ہے تو جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے اور دو سے دور رہتا ہے اور آدمی کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے۔ کیونکہ تیسرا شیطان ہوگا جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی کو برا سمجھے وہ مومن ہے۔

(۴) وعن عبد اللہ بن مغفلٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اَصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ ومن اٰذی اللہ فیوشک ان یاخذہ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج۲)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنا لینا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اسے پکڑ لے۔

(۵) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی اُمتی کالملح فی الطعام لا یصلح الطّعام الا بالملح قال الحسن فقد ذھب ملحنا فکیف نصلح (رواہ فی شرح السنۃ مشکوٰۃ ج۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میری امت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ہمارا نمک جا چکا۔ اب ہم کس طرح درست رہ سکتے ہیں۔

(۶) وعن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی یموت بارضٍ الا بعث قائدا ونورا لھم یوم القیامۃ (رواہ الترمذی، مشکوۃ ج ۲)

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لیے نور ہوگا۔

(۷) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم (رواہ الترمذی، مشکوۃ ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہوں تو کہو۔ تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(۸) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احدٌ ممن بایع تحت الشجرۃ۔ (ترمذی باب مناقب ج ۲)

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

(۹) عن جابر ان عبداً لحاطب جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکوا حاطباً فقال یارسول اللہ لید خلنّ حاطب النار فقال کذبت لا یدخلھا فانہ شھد بدرا والحدیبیۃ (ترمذی ج ۲ باب مناقب)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غلام حاطبؓ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حاطبؓ کی شکایت کرنے لگا۔ اور کہا یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اس لیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

(۱۰) وعن عمر بن خطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحیٰ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقویٰ من بعض ولکلٍ نور فمن اخذ بشیءٍ مما ھو علیہ اختلافھم فھو عندی علی ھدًی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (رواہ رزین، ترمذی باب مناقب)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمدؐ! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جبکہ بعض بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں اپنے اختلاف میں وہ جس موقف پر ہیں ان میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت ہی پاؤگے۔

(۱۱) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمانٌ فیغزو فئامٌ من الناس فیقولون ھل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمانٌ فیغزو فئامٌ من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمانٌ فیغزو فئامٌ من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے۔ کیا آپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد

کرے گی تو ان سے کہا جائے گا کیا آپ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا آپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔

(۱۲) وعن ابی بردۃ عن ابیہ قال رفع یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ الی السماء وکان کثیراً ما یرفع رأسہ الی السماء فقال النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعدون وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو بردہؓ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سر اقدس کو اکثر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے فرمایا کہ ستارے آسمان کے لیے باعث امن ہیں جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر واقع ہو جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہؓ کے لیے امن ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہؓ پر واقع ہو جائے گا جو ان سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہؓ میری امت کے لیے امن ہیں۔ جب میرے صحابہؓ چلے جائیں گے تو میری امت پر واقع ہو جائے گا جو اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۱۳) وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم ان بعدھم قوم یشھدون ولا یستشھدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یفون ویظھر فیھم السمن وفی روایۃ ویحلفون ولا یستحلفون (متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں بہتر زمانہ میرا ہے پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ گواہی دیں گے اور انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ خیانت

کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان پر موٹاپا چھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اور ان سے قسم لی نہیں جائے گی۔

(۱۴) روی البزار عن جابر مرفوعاً صحیحاً ان اللہ اختار اصحابی علی العلمین سوی النبیین والمرسلین واختار لی من اصحابی اربعۃ یعنی ابا بکر وعمر وعثمان وعلیاً فجعلھم اصحابی وقال فی اصحابی کلھم خیر (تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۷)

محدث بزارؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً صحیح روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء والمرسلین علیہم السلام کے سوا باقی سب جہان والوں پر میرے صحابہؓ کو فضیلت بخشی ہے اور ان میں چار حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کو منتخب فرما کر میرے خصوصی مصاحب بنایا ہے پھر آپ نے فرمایا میرے ہر صحابی میں بھلائی (اور دوسروں پر برتری) موجود ہے۔

(۱۵) روی عویم بن ساعدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اختارنی واختار لی اصحابی فجعل لی منھم وزراء واختاناً واصھاراً فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ولا یقبل منہ یوم القیامۃ صرفاً ولا عدلاً (تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۷)

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (سب مخلوقات سے) مجھے چن لیا اور میری صحبت کے لیے میرے صحابہ کو چن لیا ان میں سے بعضوں کو میرے وزراء، خسر اور داماد بنایا پس جس نے ان کی بدگوئی کی اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو قیامت کے دن اس کا نہ فرض مقبول ہوگا اور نہ نفل

(۱۶) عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفترق اُمتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (ترمذی مشکوٰۃ ج ۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ وہ کونسی جماعت ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ (اس راستے کے پیروکار) جماعت ہے جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

(۱۷) قال سعید بن زید واللہ لمشھد رجل منھم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیہ وجھہ خیر من عمل احدکم عمرہ ولو عمر عمر نوحؑ۔
(رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یکے از عشرہ مبشرہ) فرماتے ہیں۔ بخدا اصحاب کرامؓ میں سے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں شرکت کی جس میں وہ غبار آلود ہوا ہو تمہارے عمر بھر کے اعمال حسنہ سے بہتر ہے اگرچہ اس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام (ایک ہزار برس) ملی ہو۔

شیعہ کی معتبر کتاب مفتاح الشریعت اور مفتاح الحقیقت میں ایک حدیث ہے جس کو حضرت مُلا باقر علی مجلسی نے بحار الانوار اور حضرت قاضی نور اللہ شوستری نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا:

(۱۸) غیبت بہت بُرا گناہ ہے اور بہتان وافتراء اس سے بھی بڑھ کر ہے جب عام آدمیوں کے حق میں غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ پس ان کے حق میں نیک اعتقاد رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔ ان کے فضائل بیان کرنے میں رطب اللسان رہنا چاہیے۔ اور ان کے دشمنوں سے نفرت رکھنا چاہیے کہ اس سے نفاق خفی دل میں پیدا ہوتا ہے (بحوالہ آیات بینات از محسن الملک مہدی حسن)

(۱۹) (حدیث قدسی میں ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰؑ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی فضیلت تمام مرسلین کے صحابہ پر ایسی ہے جیسے آل محمدؐ کی فضیلت تمام آل انبیاء علیہم السلام پر (تا آنکہ) تم ان کو جنت عدن اور فردوس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں جنت کی نعمتوں میں گھومتے پھرتے اور عیش وعشرت کرتے دیکھو گے۔
(تفسیر حسن عسکری ص۱۵۰)

(۲۰) جو شخص آل محمدؐ یا صحابہؓ سے یا ان کے کسی فرد سے بغض رکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا

سخت عذاب دیں گے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب ہی کو ہلاک کر ڈالے (تفسیر حسن عسکری ص ۱۹۶)

(۲۱) شیعہ کی معتبر کتاب حدیقہ سلطانیہ ج ص ۲۲۸ پر جناب میرن صاحب فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے منبر پر جا کر اصحاب سے پوچھا میں کیسا پیغمبر تھا۔ سبھوں نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ میں آپ نے گوارہ کیا۔ خدا اس کی جزائے خیر آپ کو دے تب آپ نے اس کے جواب میں فرمایا خدا انہیں بھی جزائے خیر دے (آیات بینات)

(۲۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ من سبّنی فاقتلوہ ومن سبّ اصحابی فاجلدوہ۔ جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کر دو اور جس نے میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا اسے کوڑے لگاؤ (بحوالہ آیات بینات ج)

(۲۳) فمذھب ابی حنیفۃ ان من انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ جس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت (کے حق ہونے) کا انکار کیا وہ کافر ہے (علامہ ابن حجر ہیتمی الصواعق المحرقہ ص ۲۵۵)

(۲۴) حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو گالی دی خواہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ ہوں پس اگر یوں کہا کہ یہ لوگ کافر اور گمراہ تھے تو اسے قتل کیا جائے گا اگر انہیں عام لوگوں جیسا برا بھلا کہا اور ایسا الزام لگائے) تو اسے سخت سزا دی جائے گی (شرح شفا ملا علی قاری ج ص ۵۵۶)

(۲۵) شافعی: حضرت حافظ اسحق بن راہویہؒ فرماتے ہیں جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو برا بھلا کہا اسے سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے۔ یہی ہمارے بہت سے شوافع حضرات کا مسلک ہے جس میں ابو موسیٰؒ بھی ہیں۔

(۲۶) حضرت امام احمد بن حنبلؒ: حضرت حافظ ابن تیمیہؒ الصارم المسلول ص ۵۷۳ پر آپ سے نقل کرتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ صحابہؓ کی برائیوں کا کچھ بھی تذکرہ کرے

اور کسی عیب یا نقص کے ذریعے ان پر اعتراض نہ کرے جس نے ایسا کیا تو اس کی گوشمالی اور سزا ہی واجب ہے اسے معاف نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے خوب سزا دی جائے گی اور اس سے توبہ کا مطالبہ ہو گا۔ اگر بدگوئی صحابہؓ سے توبہ کر لی تو قبول ہو گی اور اگر باز نہ آیا تو پھر سزا دی جائے گی تا آنکہ مر جائے یا بدگوئی سے باز آ جائے۔

مقام صحابہ از کتب شیعہ (جماعت اثنا عشریہ)

(۱) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ پ ۲۶ سورۃ الفتح۔

ترجمہ: بیشک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہے الخ (ترجمہ مقبول حسین دہلوی)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ جو اس بیعت میں حاضر تھے راضی ہو گیا ہے۔

اسی آیت کے تحت تفسیر منہج الصادقین میں مندرجہ ذیل حدیث ہے (منہج الصادقین ج ۸ ص ۳۷۲ س ۲۲ مطبوعہ ایران۔ فتح اللہ کاشانی)

"از جابر مرویست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ یک کس بدوزخ نرود از آں مومناں کہ در زیر درخت سمرہ بیعت کردند و ایں بیعت را بیعت رضوان نام نہادند"

یعنی حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مومنوں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور اس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرامؓ جنتی ہیں۔ ان میں کوئی بھی دوزخ میں نہیں جا سکتا جنہوں نے یہ بیعت کی ہے۔ اور حضرت عثمان غنیؓ بھی اسی بیعت میں شریک کئے گئے جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ کو فرمایا کہ یہ حضرت عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔

(۲) روضہ کافی عربی معہ شرح فارسی ج ۲ ص ۲۳۹ س ۱ مطبوعہ ایران (محمد بن یعقوب کلینی)

وَجَلَسَ عُثْمَانُ فِيْ عَسْكَرِ الْمُشْرِكِيْنَ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

المسلمین وضرب باحدٰی یدیہ علی الاخری لعثمانؓ طوبیٰ لعثمانؓ قد طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ واحل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان لیفعل فلما جاء عثمانؓ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطفت بالبیت؟ فقال ما کنت لاطوف بالبیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یطف بہ ثم ذکر القصہ وما کان فیہا۔

ترجمہ ش۔ ہم درمیان مشرکین دربند بود و رسول خدا (ص) با مسلمانان تجدید بیعت کرد و یکدست خودرا بدست دیگر زد و بنیابت از عثمانؓ و مسلمانان گفتند خوشا بحال عثمانؓ کہ موفق شد بخانہ کعبہ طواف کند و میان صفا و مروہ سعی کند و از احرام بیرون آید رسول خدا (ص) فرمود او چنیں کاری نکند چوں عثمانؓ برگشت و نزد پیغمبر آمد رسول خدا (ص) بار فرمود آیا بخانہ کعبہ طواف کردی؟ گفت من چنیں کاری نیکردم و در طواف بہ رسول خدا (ص) پیشی نمی گرفتم و داستان خودرا گزارش داد و ہرچہ شدہ بود گفت۔ ترجمہ آگے آئے گا۔

اور یہی مندرجہ ذیل عبارت حیات القلوب میں علامہ باقر مجلسی بھی لکھتے ہیں۔

(۴) حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۴۲۲ س ۱ مطبوعہ ایران ۲ و مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ج ۲ ص ۴۶۱ علامہ باقر مجلسی۔

چوں مشرکاں عثمانؓ حبس کردند خبر بہ حضرت رسید کہ اورا کشتند حضرت فرمود کہ ازیں جا حرکت نمی کنم تا ایشاں قتال کنم ..... پس مسلمانان گفتند خوشا حال عثمانؓ کہ طواف کرد و سعی میان صفا و مروۃ کرد ..... حضرت فرمود نخواہد کرد چون عثمانؓ آمد حضرت پرسید کہ طواف کردی؟ گفت چوں طواف نکردہ بودی من نکردم۔

(۵) حیات القلوب اردو ج ۲ ص ۶۵۳ س ۱ مطبوعہ لاہور علامہ مجلسی

کہ مشرکین نے جب عثمانؓ کو قید کر لیا اور آنحضرتؐ کو یہ خبر پہنچی کہ ان کو قتل کر دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس جگہ سے حرکت نہ کروں گا جب تک اُن سے جنگ نہ کر لوں لوگوں کو بیعت کی دعوت دیتا ہوں یہ فرما کر اٹھے اور درخت کے سہارے پشت لگا کر بیٹھ گئے صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے بیعت کی ..... آگے سطر سات میں ہے کہ حضرت نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ

کہ عثمانؓ کی طرف سے بیعت لی ۔

(۶) تفسیر حسن عسکری عربی صـ۲۱۲ سطر ۲۲ مطبوعہ ایران ۲ حسن عسکری علی التقی صـ۱۶۵ سطر ۷ مطبوعہ ایران ۳ بحار الانوار ج ۱۹ صـ ۸۱ باب الہجرت مجلسی ایران ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فرمایا ۔ جعلك منی بمنزلة السمع و البصر و الراس من الجسد و بمنزلة الروح من البدن ۔ یعنی اے ابوبکر تجھے (اللہ تعالیٰ نے) میری سمع اور بصر اور سر کی طرح بنایا ہے میرے جسم سے اور تو میرے بدن کی روح کی طرح ہے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ماننا حضور علیہ السلام کو ہی ماننا ہے ان کا انکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے ۔

(۷) عیون الاخبار عربی ج ۱ صـ۳۱۳ سطر ۱۶ مطبوعہ ایران ۲ معانی الاخبار ج ۱ صـ۲۸۷ سطر ۲ بیروت مصنفہ ابن بابویہ قمی ۔

عن الحسن بن علی علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابا بکرؓ منی بمنزلة السمع و ان عمرؓ منی بمنزلة البصر و ان عثمانؓ منی بمنزلة الفواد ۔

حضرت حسنؓ بن علی علیہم السلام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ابوبکرؓ میری سمع میرے (کانوں) کی مانند ہیں اور حضرت عمرؓ میری بصر (یعنی آنکھوں) کی مانند ہیں اور حضرت عثمانؓ میرے دل کی مانند ہیں ۔ اور ابن بابویہ کی عیون الاخبار فارسی میں یہ حدیث ایسے موجود ہے ۔

(۸) عیون الاخبار فارسی ج ۱ صـ ۲۳۵ سطر ۲۶ مطبوعہ ایران ۔

از حسین بن علیؓ روایت کردہ کہ آنجناب فرمودہ کہ رسول خدا (ص) فرمود کہ ابوبکرؓ نسبت بمن بمنزلۂ گوش است و عمرؓ نسبت بمن بمنزلۂ چشم است و عثمانؓ نسبت بمن بمنزلۂ قلب است

ترجمہ اوپر والا ہی ہے ۔ اور ملا کشی بھی اپنی رجال کشی میں حدیث لکھتے ہیں ۔

(۹) رجال کشی عربی صـ۴۳۸ مطبوعہ کربلا ۲ رجال کشی یعنی اختیار معرفۃ الرجال صـ ۲۹۵ سطر ۶ ۔ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی ۔

حب ابی بکرؓ و عمرؓ ایمان و بغضہما کفر۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ اور (حضرت) عمرؓ کی محبت ایمان اور ان دونوں کا بغض کفر ہے۔

(۱۰) اختیار معرفۃ الرجال ج ص ۱۳۰ س ۱۳ مطبوعہ ایران۔ ابی محمد بن حسن بن علی الطوسی۔ رجال کشی ص ۲۲۔

حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول ان الجنۃ تشتاق الی ثلثۃ قال فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار الخ۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے اور فرمایا ابوبکرؓ آئے تو ان کو کہا گیا کہ اے ابوبکرؓ تم صدیق ہو اور ثانی اثنین ہو جب غار میں تھے اور جب عمرؓ آئے تو ان کو بھی کہا گیا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے اور تم فاروق ہو (انت فاروق) الخ

(۱۱) تفسیر قمی کلاں سائز ص ۱۵۷ س ۲۶ مطبوعہ ایران ۲۔ تفسیر البرہان ج ۴ ص ۱۲۵ تا ۱۲۶ مطبوعہ ایران ۳۔ بحار الانوار ج ۱۹ ص ۱۷ مجلسی۔

..... قال لابی بکر ..... فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ انت صدیق۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اے ابوبکرؓ تو صدیق ہے۔

(۱۲) تفسیر مجمع البیان ص ۲۹۸ ج ۳ س ۱۸ طبرسی مطبوعہ ایران۔

الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابوبکرؓ

یعنی وہ ذات جو صدق کو لائے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جنہوں نے تصدیق کی وہ ابوبکرؓ ہیں

(۱۳) کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۴۷ س ۹ مطبوعہ تبریز۔

عن عروۃ بن عبد اللہ قال سئلت ابا جعفر محمد بن علی عن حلیۃ السیوف فقال لا باس بہ وقد حلی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیفہ قلت فتقول الصدیق؟ قال فوثب وثبۃ واستقبل القبلۃ وقال نعم الصدیق، نعم الصدیق۔ نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولا

فی الدنیا و فی الآخرۃ ۔

ترجمہ: عروہ بن عبداللہؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تلوار کو جڑاؤ (چاندی کا قبضہ) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کوئی حرج نہیں کیونکہ (حضرت) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اپنی تلوار کو زیورات سے سجایا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ آپ بھی ابا بکرؓ کو صدیق کہتے ہیں میری بات سن کر امام صاحب بہت جذبات سے لٹھے یعنی اپنی جگہ اچھلے اور فرمانے لگے ہاں وہ صدیق ہے ہاں وہ صدیق ہے ہاں وہ صدیق ہیں جو کوئی ان کو صدیق نہیں مانتا اللہ تعالیٰ اس کی کسی بات کو دنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے ۔

یعنی پس امام از جائے خود برجست و گفت کہ بلے او صدیق بود بلے او صدیق بود کسے کہ او را صدیق نہ گوید خدا قول او را صادق نہ گرداند نہ در دنیا نہ در آخرت ۔

(۱۴) احتجاج طبرسی ج۲ ص۱۲۶ س۴ مطبوعہ ایران علامہ طبری ۲ تفسیر قمی ص۱۵۹ س۱ تفسیر قمی کلاں قدیم ص۳۹۵ سورہ روم علی بن ابراہیم قمی ۳ تفسیر البرہان ج۲ ص۴۶۳ س۲۴ ہاشم بحرانی ۔

ثم قام تھیا للصلوٰۃ وحضر المسجد وصلی خلف ابی بکرؓ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور نماز کے لیے تیار ہوئے اور حضرت ابی بکرؓ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی ۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازیں پڑھتے رہے ۔ مجالس المومنین میں بھی یہ عبارت اسی طرح موجود ہے ۔

(۱۵) مجالس المومنین ج۱ ص۱۲۷ مطبوعہ ایران ۔ قاضی نور اللہ شوستری ۔

حضرت امیر در نماز اقتدا بابی بکر میکرد ۔

(۱۶) ضمیمہ مقبول ص۴۱۵ سطر ۱۱ ضمیمہ مقبول میں عبارت اس طرح سے ہے ۔

پھر وہ حضرت اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو ، فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے ۔

(۱۷) ۱ تفسیر قمی کلاں سائز ص۳۵۲ سورہ تحریم خورد نئی ج۲ ص۳۷۶ س۳ علی بن ابراہیم قمی مطبوعہ ایران ۲ تفسیر البرہان ج۴ ص۳۵۲ مطبوعہ ایران محمد ہاشم بحرانی ۳ تفسیر مجمع البیان ج۵ ص۳۱۴ س۱۵ طبری ۴ تفسیر صافی ج۲ ص۷۱۶ مطبوعہ ایران ۵ تفسیر صافی ج۲ ص۱۹۴ س۹ مطبوعہ ایران ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی کو فرمایا ان ابا بکر یلی الخلافة بعدی ثم من بعده ابوك یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ حضرت ابو بکرؓ بنے گا اور ان کے بعد تیرا باپ عمرؓ خلیفہ بنے گا۔ مجمع البیان کے یہ الفاظ ہیں۔ اخبر حفصة انه یملك من بعده ابوبکرؓ ثم عمرؓ۔ تفسیر منہج الصادقین فارسی کی یہ عبارت ہے۔

(۱۸) تفسیر منہج الصادقین فارسی ج ۹ ص ۳۲۲ ش مطبوعہ ایران فتح اللہ کاشانی۔

بعد از من ابوبکر و پدر تو مالک ایں امت شوند۔ یعنی میرے بعد ابوبکرؓ اور آپ کے والد اس امت کے مالک (خلیفہ) ہوں گے ——— اب اس معاملہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ سن لیں۔

(۱۹) مناقب آل ابی طالب عربی ج ۳ ص ۳۳ س ۱ مطبوعہ ایران۔ ابن شہر آشوب۔

قال امیر المؤمنین علی علیه السلام من لم یقل انی رابع الخلفاء فعلیه لعنة الله
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔
اور اردو والے ترجمہ میں مندرجہ ذیل لفظ ہیں۔

(۲۰) مجمع الفضائل اردو ج ۲ ص ۲۷۶ ش مطبوعہ کراچی۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔
یہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔ آگے تمہاری مرضی ہے جیسے چاہو مانو۔

(۲۱) تفسیر منہج الصادقین ج ۴ ص ۲۶۱ ش مطبوعہ ایران ملا فتح اللہ کاشانی

از عروہ روایت است کہ ابوبکر را گوسفندے چند بود۔ نماز شام عامر بن فہیرہ آں گوسفنداں را بر در غار راندی۔ وایشاں از شیر گوسفنداں خوردندی۔ و قتادہ گوید کہ عبد الرحمٰن در خفیہ بامداد و شبانگاہ آمدی و برائے ایشاں طعام آوردے۔

یعنی عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس کچھ بکریاں تھیں، شام کی نماز کے وقت عامر بن فہیرہ ان بکریوں کو غار پر لے آتا تھا اور ان بکریوں کا دودھ دوہ کر آپ استعمال کرتے تھے۔ اور قتادہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمٰن (حضرت ابوبکر کے لڑکے) خفیہ اپنے گھر سے کھانا لاکر

دیتے تھے۔ اور حملہ حیدری میں یہ مضمون اس طرح سے آتا ہے۔

(۲۲) حملہ حیدری ص ۲۹ س ۳ باذل ایرانی مطبوعہ ایران

شدے بود بوبکر ہنگام شام بہ بردے دراں غار آب و طعام نبیؐ گفت پس بود بوبکر را کہ اے چوں پدر اہل صدق و صفا۔

(۲۳) روضہ کافی معہ شرح فارسی ج ۲ ص ۲۹ س ۳ محمد بن یعقوب کلینی۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا۔ قال ینادی منادمن السماء اول النہار الا ان علیا و شیعتہ ھم الفائزون قال ینادی مناد اخر النہار الا ان عثمان و شیعتہ ھم الفائزون۔

یعنی حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ فرشتہ ہر روز صبح کے وقت ندا کرتا ہے کہ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی کامیاب ہیں۔ اور پھر ندا کی جاتی ہے کہ حضرت عثمانؓ کے ماننے والے بھی کامیاب ہیں۔

(۲۴) عیون الاخبار عربی ج ۲ ص ۸۷ ش مطبوعہ ایران ابن بابویہ۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھدیتم۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے صحابی تاروں کی مانند ہیں اگر ان کے نقش قدم پر چلو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ اور عیون الاخبار فارسی میں یہ الفاظ ہیں۔

(۲۵) عیون الاخبار فارسی ج ۲ ص ۳۱۹ س ۱ مطبوعہ ایران۔

پیغمبر (ص) کہ فرمودا ست اصحاب من چون ستارگان اند ہر کدام را پیروی و متابعت کند مطلب خود بر سید و راہنمائی شا یشود۔

(۲۶) جامع الاخبار عربی ص ۱۸۴ ...... من سب اصحابی فقد کفر

(۲۷) جامع الاخبار فارسی ص ۱۲۲ س ۷ مطبوعہ ایران۔ ابن بابویہ۔

یہ کہ دشنام دہد اصحاب مرا پس تحقیق کہ کافر است۔

جو میرے اصحاب کو گالی دے بیشک وہ کافر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۲۸) مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۲۷۸ س ۱۱ مطبوعہ ایران شہر آشوب۔

قال علی بن ابی طالب ...... افتسبون امکم عائشۃ ثم تستحلون منہا ما یستحل من غیرہا فلیس ظلتم لقد کفرتم وہی امکم وان قلتم لیست بامنا فقد کذبتم لقولہ تعالیٰ ازواجہ امہاتہم۔

یعنی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنی والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دیتے ہو۔ پھر ان کے متعلق ایسے بکواس بکتے ہو۔ جو عامی عورتوں کے متعلق کہے جاتے ہیں۔ پھر اگر تم نے ایسا کیا تو ضرور تم نے کفر کیا۔ اور وہ تمہاری والدہ نہیں۔ اور اگر تم کہو کہ ہماری ماں نہیں تو ضرور تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمان داروں کی مائیں ہیں۔

(۲۹) تفسیر الصافی ج ۵ ص ۴۲ س ۶ مطبوعہ بیروت ۲ تفسیر الصافی ج ۲ ص ۵۸۲ مطبوعہ ایران بالفیض کاشانی۔

عن الصادق علیہ السلام قال کتب علی علیہ السلام الی معاویۃ انا اول من بایع رسول اللہ علیہ السلام تحت الشجرۃ۔

یعنی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے پہلے درخت کے نیچے (حضرت عثمان کے لیے) بیعت کی تمام عبارتیں اصل کتابوں سے نقل کی گئی ہیں۔

بشکریہ

جناب صوفی محمد انور صاحب قادری

گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

خلیفۂ اول خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق ثانی الاثنین صاحبِ غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) وعن عبد اللہ بن مسعودؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت متخذًا خلیلًا لاتخذت ابابکر خلیلًا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلًا (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب (رسول کریم) کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنا لیا ہے۔

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالاحد عندنا یداً الا وقد کافیناہ ما خلا ابابکرؓ فان لہ عندنا یداً یکافیہ اللہ بھا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکرؓ ولو کنت متخذاً خلیلاً لاتخذت ابابکرؓ خلیلاً الا وان صاحبکم خلیل اللہ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ماسوائے ابوبکرؓ کے کیونکہ ہم پر ان کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی اُن کا بدلہ دے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکرؓ کے مال نے دیا ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔

(۳) وعن عمر قال ابوبکرؓ سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ ج ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے سردار ہمارے بہترین فرد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے محبوب تھے۔

(۴) وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکرؓ ان یؤمھم غیرہ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قوم کے لیئے مناسب نہیں ہے کہ ان میں ابو بکرؓ ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔

(۵) وعن عائشۃ ان ابابکرؓ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من النار فیومئذٍ سمی عتیقاً (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس روز سے ان کا عتیق نام پڑ گیا۔

(۶) وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکرؓ انت صاحبی فی النار وصاحبی علی الحوض (ترمذی مشکوٰۃ ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض کوثر پر میرے ساتھی ہو گے۔

(۷) وعن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذالک عندی مالاً فقلت الیوم اسبق ابابکرؓ ان سبقتہ یوماً قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک فقلت مثلہ واتی ابوبکرؓ بکل ما عندہٗ فقال یا ابابکرؓ ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ ورسولہٗ قلت لا اسبقہٗ الی شیئٍ ابداً (ترمذی۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ج ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابو بکرؓ سے سبقت لے جا سکا تو آج کا دن ہو گا پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابو بکر اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا۔ اے ابو بکرؓ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(۸) وعن محمد ابن الحنفية قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین (رواہ صحیح بخاری)

حضرت محمد ابن الحنفیہؒ کا بیان ہے کہ میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا کہ ابوبکرؓ۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا عمرؓ۔ میں ڈرا کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمانؓ۔ عرض گزار ہوا کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔

(۹) وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (مشکوٰۃ ج ۲)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپؐ کے بعد افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان تمام سے۔

(۱۰) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابابکرؓ وعمرؓ (ترمذی باب مناقب ابی بکرؓ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتدا کرو میرے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کا۔

(۱۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی (ترمذی مناقب ابوبکرؓ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلینؑ کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ عنہ۔

(۱۲) عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب ابی بکر (ترمذی مناقب ابوبکرؓ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں۔ مگر دروازہ ابوبکرؓ۔

(۱۳) عن ابن عمر انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابوبکرؓ و عمرؓ احدھما عن یمینہ والاٰخر عن شمالہ وھو اٰخذٌ بایدیھما وقال ھکذا نبعث یوم القیامۃ (ترمذی مناقب ابوبکرؓ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ دونوں آپ کے ساتھ تھے ایک داہنی اور دوسرا بائیں طرف اور آپؐ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ نے اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

(۱۴) عن عبد اللہ بن حنطب انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم راٰی ابابکرٍ و عمر فقال ھٰذان السمع والبصر (ترمذی مناقب ابوبکرؓ)

حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع اور بصر ہیں۔

قرآنی آیات کا نزول

: ۱۔ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن۔ (پ۱۰ توبہ ع۶)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو فرما رہے تھے میری جدائی کا صدمہ مت کرنا۔

(۲) وَالّذی جاء بالصّدقِ وصدّق بہٖ اولٰئک ھم المتقون (پ۲۴ زمر ع۴)

حضرت علی المرتضیٰؓ۔ صَدَّقَ بہٖ سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں

(۳) وشاورھم فی الامر (کنز العمال ج۷ ص۳)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان مراد ہے۔

(۴) ونزعنا ما فی صدورھم من غلٍّ علی سررٍ متقابلین۔ (پ۱۴ الحجر)

حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ (تفسیر مجمع البیان طبرسی شیعہ)

(۵) الا تحبون ان یغفر اللہ لکم۔ (صحیح بخاری ج۲ ص۵۹۶)
حضرت ابوبکر صدیقؓ مراد ہیں۔

ارشاداتِ نبویؐ : (۱) ابوبکر فی الجنۃ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جنتی ہے (طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۲۱۲)

(۲) پہلا شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت ابوبکرؓ ہے۔ ابوبکرؓ میرا کتاب اللہ میں دینی بھائی ہے۔

(۳) جس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بغض رکھا وہ منافق ہے (کنز العمال ج۱۳ ص۱۰)

(۴) تمام لوگوں سے افضل میرے نزدیک صحبت اور احسان کے لحاظ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہے۔ (کنز العمال ج۱۲ ص۱۶۶)

(۵) ایک گائے بات کر رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا میں و ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہاں ان دونوں سے کوئی بھی نہ تھا (صحیح بخاری ج۱ ص۵۱۶)

(۶) اگر میں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماسوا خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا (صحیح بخاری)

(۷) تمام کھڑکیاں بند کر دو ہاں ابوبکرؓ کی کھڑکی بند نہ کرنا۔ (کنز العمال ج۱۲ ص۲۱۸)

(۸) معراج کی رات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے کہا۔ میری تصدیق کون کرے گا حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا۔ یصدقک ابوبکر صدیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کریں گے (صحیح بخاری ج۱ مناقب صحابہ)

(۹) جس نے مجھے اپنی بیٹی نکاح میں دی یا میں نے اسے اپنی بیٹی نکاح میں دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آگ حرام کر دی۔ میں نے اپنی شادی اور اپنی بیٹیوں کی شادیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی ہیں (کنز العمال ج۱۲ ص۸۶)

(۱۰) حضرت ابوبکرؓ مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔ ابوبکرؓ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے (کنز العمال ج ۱۳ ص۱۵۷)

(۱۱) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال نے اتنا فائدہ دیا ہے کہ اور

کس کے مال کو یہ شرف نہیں ملا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سن کر آبدیدہ ہو گئے اور کہنے لگے ہیں اور میرا مال آپ ہی کا ہے۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۱۴۵)

اقوال صحابہؓ (۱) حضرت عمر فاروقؓ: حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے سردار۔ آپؓ کے ایمان کا اگر وزن کیا جائے تو تمام اہل ارض سے آپؓ کے ایمان کا پلڑا بھاری ہو گا (تاریخ الخلفاء ۴۴)

(۲) حضرت عثمان غنیؓ: خلافت کا حقدار ابوبکر صدیقؓ ہے (طبقات ابن سعد ص ۱۸۰)

(۳) حضرت علی المرتضیٰؓ: بخدا حضرت ابوبکر صدیقؓ خیر کے کام سے ہم سے پیش پیش تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۴۴)

(۴) حضرت علی المرتضیٰؓ: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دونوں رشد و ہدایت مصلح اور کامل مرشد اور امام تھے۔ اور وہ دونوں دنیا سے خالی ہاتھ تشریف لے گئے۔ احادیث کے معاملہ میں بھی آپؓ ہم سے افضل ہیں۔

(۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صاحب غار۔ ثانی الاثنین عتیق۔ صدیق مفتی رسولؐ، خسر رسولؐ۔ کاتب وحی رسولؐ۔ با اعتماد دوست۔ حبیب رسولؐ۔ وزیر رسولؐ اور یکے از عشرہ مبشرہ تھے۔

(۶) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت پر تمام امت کا اتفاق ہے (ابن ماجہ ص ۱۱)

(۷) حضرت سعد بن مسیبؒ: حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اور مشیر خاص تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۴۴)

(۸) حضرت ابی حصینؒ: حضرت ابوبکرؓ مرسلینؑ اور انبیاءؑ کے بعد امت میں افضل ترین تھے آپؓ نے وصال نبویؐ کے موقعہ پر انبیاء کرام والا طرز اختیار کیا (کنز العمال ص ۹۲)

(۹) حضرت امام جعفر صادقؒ: حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت جبرائیلؑ کی سرگوشی کو سنا کرتے تھے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۹۲)

(۱۰) حضرت امام شعبیؒ: حضرت ابوبکر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفیق ہجرت۔ رفیق غار اور آپؐ کی حیاتی مبارکہ میں امام الصلوٰۃ تھے (تاریخ الخلفاء)

(۱۱) حضرت امام جعفر صادقؒ: حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ سے افضل ہیں یہی حضرت

عمر فاروقؓ کی شان کا منکر نہیں ہوں۔ جو شخص شیخین (حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ) کی فضیلت کا منکر ہے۔ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے (اُسد الغابہ ج۳ ص۲۹)

اہل روایت ہیں۔ جو حضرت ابو بکرؓ کو صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کی بات کو دنیا و آخرت میں تصدیق نہیں کرتا (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مطبوعہ ایران ص۲۲۰)

(۱۲) میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔

(۱۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش فطرت نبوت پر تھی جیسا کہ رئیس مکہ ابن دغنہ نے موصوف کی ہجرت اولیٰ کے وقت کہا تھا کہ آپؓ جیسے پارسا انسان کو نکالا نہیں جا سکتا۔ چونکہ آپؓ میں امتیازی خصوصیات ہیں۔ (۱) انك تكسب المعدام (۲) وتصل الرحم (۳) وتحمل الكل (۴) وتقرى الضيف (۵) وتعين على نوائب الحق (۱) بیکس کی آپؓ کفالت کرتے ہیں (۲) صلہ رحمی کرتے ہیں (۳) معذور کا بوجھ اٹھاتے ہیں (۴) مہمان نوازی کرتے ہیں (۵) اور حق کے امور میں آپؓ پیش پیش رہتے ہیں۔ اور یہی خصوصیات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تھیں (بخاری ج۱ ص۵۵۲) ان سے ۱۴۲ احادیث مروی ہیں۔

(۱۴) حضرت ابو بکر صدیقؓ تفسیر قرآن مجید میں خاص درک رکھتے تھے۔ اور خواب کی تعبیر میں خصوصی امتیاز تھا (تاریخ الخلفاء ص۷۶)

انتقال: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت بعد واقعہ فیل دو سال مکہ میں ہوئی آزاد مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لائے اور عشرہ مبشرہ ہیں۔ وصال نبویؐ کے بعد خلیفۃ المسلمین بنے۔ مدت خلافت دو سال سات ماہ۔ اور بعمر ۶۳ سال انتقال ہوا۔ مرقد روضۂ رسول (مدینہ طیبہ) موصوف نے اپنے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب فرمایا۔ اور ایک وصیت بھی لکھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جھل او بعمر ابن الخطاب قال وکان احبھما الیہ عمر

ترمذی مناقب عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطابؓ دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کے پیارے نکلے۔

(۲) عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبیٌ بعدی لکان عمر بن الخطاب (ترمذی مناقب عمرؓ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو حضرت عمرؓ ہوتے۔

(۳) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصرٍ من ذھبٍ فقلت لمن ھذا القصر قالوا لشاب من قریشٍ فظننت انی انا ھو فقلت ومن ھو فقالوا عمر بن الخطاب (ترمذی مناقب عمرؓ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں دیکھا میں نے ایک محل سونے کا۔ میں نے کہا یہ کس کا ہے۔ فرشتوں نے کہا ایک جوان کا جو قریش میں سے ہے۔ میں خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے۔ فرشتوں نے کہا وہ عمرؓ بن خطاب ہیں۔

(۴) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یکون فی الامم محدَّثون فان یک فی اُمتی احدٌ فعمر بن الخطاب (ترمذی مناقب عمرؓ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی اُمتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث حضرت عمرؓ بن الخطاب ہے۔

(۵) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داؤد وعن ابی ذرؓ قال اِنّ اللہ وضع الحقّ علی لسان عمر یقول بہ (مشکوٰۃ مناقب عمرؓ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروقؓ کی زبان پر حق رکھ دیا ہے جس سے وہ بولتے ہیں۔

(۶) حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا اللیث قال حدثنی عقیلؒ عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب اَنّ ابا ھریرۃ قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بینا انا نائمٌ رأیتنی فی الجنّۃ فاذا امرأۃ تتوضّاء الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولّیت مدبراً فبکی وقال علیک اغار یارسول اللہ (صحیح بخاری حدیث ۸۷۷)

ہم سے حضرت سعید بن ابی مریمؒ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حضرت لیثؒ نے کہا مجھ کو حضرت عقیلؒ نے۔ انہوں نے حضرت ابن شہابؒ سے کہا مجھ کو حضرت سعید بن مسیبؒ نے خبر دی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے آپ کو بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے ایک کونے میں وضوء کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے پلٹ کر چلا آیا۔ وہ رو دیئے اور کہنے لگے یارسول اللہ کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا۔

(۷) حدثنا محمد بن المثنیٰؒ حدثنا یحییٰ عن اسمٰعیل حدثنا قیسؒ قال قال عبداللہ ما زلنا اعزّۃً منذ اسلم عمر (بخاری ۸۸۱)

ہم سے حضرت محمد بن مثنیٰؒ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حضرت یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حضرت اسمٰعیل بن ابی خالدؒ سے کہا۔ ہم سے حضرت قیسؒ نے بیان کیا حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے ہم برابر عزت سے رہے۔

(۸) حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال حدثنی عمر ھو ابن محمد ان زید بن اسلم حدثہ عن ابیہ قال سالنی ابن عمر عن بعض شانہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رایت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض کان اجد واجود حتی انتھی من عمر بن الخطاب (بخاری ۵۲۱)

ہم سے حضرت یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حضرت وہبؒ نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن محمدؒ نے ان سے حضرت زید بن اسلمؓ نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کچھ اپنے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالات پوچھے۔ میں نے بتلائے پھر انہوں نے کہا میں نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے کہ حضرت عمر فاروقؓ تھے کسی کو کبھی نہیں دیکھا۔

(۹) حدثنا یحیی بن قزعۃ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر زاد زکریا بن ابی زائدۃ عن سعد عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن من امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث (بخاری ۸۸٦)

ہم سے حضرت یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حضرت ابراہیم بن سعدؒ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسلمہؒ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو (الہام) ہوا کرتا تھا۔ میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ حضرت عمر فاروقؓ ہوں گے۔

حضرت زکریا بن ابی زائدہ نے حضرت سعدؓ سے انہوں نے حضرت ابوسلمہؓ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اتنا بڑھایا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو تو وہ حضرت عمر فاروقؓ ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے (سورہ حج میں یوں پڑھا) وما ارسلنا من قبلك من رسولٍ ولا نبيٍ ولا محدث۔

(۱۰) حدثني ابو عقيل زهرة بن معبدٍ انه سمع جده عبد الله بن هشام قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب (بخاری ۱/۵۸۹)

کہا مجھ سے حضرت ابوعقیل زہرہ بن معبدؓ نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام سے (جو حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی تھے) انہوں نے کہا ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

(۱۱) حدثنا حماد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسىٰ ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطاً وامرني بحفظ باب الحائط فجاء رجلٌ يستاذن فقال له ائذن له وبشره بالجنة فاذا ابوبكرٍ ثم جاء آخر يستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فاذا عمرٌ ثم جاء آخر يستاذن فسكت هنيهةً ثم قال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى ستصيبه فاذا عثمانٌ ابن عفان قال حماد وحدثنا عاصم الاحول وعلي ابن الحكم سمعا ابا عثمان يحدث عن ابي موسىٰ بنحوه وزاد فيه عاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعداً في مكانٍ فيه ماءٌ قد انكشف عن ركبتيه او ركبته فلما دخل عثمان غطاها۔ (بخاری ۵۹۲)

حضرت حماد بن زیدؒ نے حضرت ایوب سے انہوں نے حضرت ابوعثمانؓ سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰؓ سے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیئر اریس) میں داخل ہوئے اور مجھ کو حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ کروں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اجازت مانگنے لگا۔ آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی

خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عمر فاروق ؓ ہیں۔ پھر ایک اور آیا اجازت مانگنے لگا۔ آپؐ تھوڑی دیر خاموش ہو رہے۔ اس کے بعد فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے۔ مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان غنی ؓ ہیں۔ حضرت حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے حضرت عاصم احول اور حضرت علی بن حکم دونوں نے حضرت ابو عثمان سے سن کر حدیث نقل کی۔ وہ حضرت ابو موسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے۔ حضرت عاصم نے اتنا بڑھایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ میں اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے آنے پر بھی کھولے رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپؐ نے اپنا گھٹنا ڈھانپ لیا۔

(۱۲) حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق کو دوسرے لوگوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جبکہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ اگر اللہ پہلے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا جو تم نے کیا تو تم کو بڑا عذاب پہنچتا (پ) اور پردے کے معاملے میں جبکہ رسول کریم علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے پردے کے لیے کہا تو ان سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا..... اے ابن خطاب ؓ! آپ ہم پر بھی حکم چلاتے ہیں؟ حالانکہ وحی ہمارے گھر میں نازل ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ اور جب تم نے کوئی چیز اُن سے مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (پ) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے باعث کہ اے خداوند کریم! عمر ؓ کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے متعلق رائے کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی تھی (رواہ احمد مشکوٰۃ مناقب عمر ؓ)

اقوال صحابہ ؓ

(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سطح زمین پر میرے نزدیک محبوب ترین انسان ہے (حضرت ابوبکر ؓ)

(۲) میں نے خلافت کے لیے بہترین انسان (حضرت عمر فاروق ؓ) کا انتخاب کیا ہے (حضرت ابوبکر ؓ)

(۳) حضرت عمر فاروق ؓ میرے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین ہیں (حضرت علی المرتضیٰ ؓ)

(۴) صالحین کا جب بھی ذکر کیا جائے تو حضرت عمر ؓ کا ذکر کرنا کیونکہ ان کی زبان پر حق ہے (حضرت علی المرتضیٰ ؓ)

(۵) حضرت عمر فاروق ؓ بہت ہی ذہین اور فطین ربانی تسبیح کرنے والا انسان تھا۔ (حضرت عائشہ صدیقہ ؓ)

(۶) حضرت عمر فاروق ؓ ازواج مطہرات کا پورا پورا خیال رکھتے تھے کسی چیز کے اطلاع دینے کی

ضرورت نہ پڑتی تھی۔ موصوف نے ازواج مطہرات کے لیے بارہ ہزار درہم مقرر کیے۔ اسد الغابہ (حضرت عائشہ صدیقہؓ)

(۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلافتِ صدیقیؓ میں آپؓ پیش پیش تھے۔ (ابن مسعودؓ)

(۸) حضرت عمر فاروقؓ کا علم پوری کائنات ارضی سے وزنی ہے اور موصوف اسلام کا مضبوط قلعہ تھے۔ (ابن مسعودؓ)

(۹) حضرت عمر فاروقؓ کا تذکرہ تورات میں حق کے علمبردار سے کیا گیا ہے۔ (کعب احبارؓ)

(۱۰) حضرت عمر فاروقؓ دین کے معاملہ میں بلا خوف و خطر کام کرتے تھے۔ (حضرت حذیفہؓ)

(۱۱) حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں شیاطین مقید نظر آتے تھے۔ (مجاہدؒ)

(۱۲) میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر خیر سے کرتا ہوں۔ اور جو انہیں خیر سے یاد نہیں کرتا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

(۱۳) حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے پہلے خلافت کا کوئی حقدار نہ تھا۔ (شریکؒ)

(۱۴) جس راہ پر حضرت عمر فاروقؓ آ رہے ہوں وہاں سے شیطان فرار کی راہ اختیار کرتا ہے۔ اگر میرے بعد اجراء نبوت کا سلسلہ ہوتا تو موصوف نبی ہوتے (عن حضرت عقبہؓ بن عامر)

تائید ربانی : ازواج مطہراتؓ کے مطالبات پردہ کے مسئلہ میں) اساری بدر حرمت شراب مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اداکرنا۔ لا تصل علی احد منہم مات۔ عدم صلوٰۃ علی المنافق۔ اُحل لکم لیلۃ الصیام۔ رمضان کی رات میں بیوی سے ہم بستری کرنا۔ فیصلہ نبویؐ پر عدم تسلی پر فلا وربك لا یؤمنون۔ اور حدیث افک میں موصوف نے کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ۔ طاہرہ ایسی ویسی ہوتی تو آپؐ کے نکاح میں کبھی اللہ تعالیٰ نہ دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اچھا سلوک کیا ہے بقول حضرت علی المرتضیٰؓ قرآن مجید میں موصوف کی رائے موجود ہے۔ اکثر آیات آپؓ کی رائے کی تائید پر نازل ہوتی تھیں۔ فتوحات۔ دمشق۔ کرمان۔ اردن۔ طرابلس۔ آذربائیجان وغیرہ وغیرہ آپ بائیس لاکھ مربع میل کے حاکم تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مقام منیٰ میں گدی کے بل لیٹ کر اپنے مولا کریم کے دربار میں اپنی گزارشات پیش کر رہے تھے۔

اے میرے مولا کریم! عمر لمبی ہو گئی ہے اور طاقت کی جگہ کمزوری آگئی ہے اور رعایا خوب پھیل چکی ہے۔ میں دنیا سے بے عیب ہو کر جانا چاہتا ہوں، کہ میرے ذمہ کسی کا حق نہ ضائع کر سکوں۔ لوگو! میں نے تم پر فرائض مقرر کئے اور سنت نبوی کو روشن کیا اور تمہیں صحیح راستے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

دوسری دعا: اللھم ارزقنی شہادۃً فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک

یا اللہ! مجھے شہادت نصیب کرنا۔ اور میری موت اپنے رسول مقبول ؐ کے مقدس شہر میں کرنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت مکہ میں بعد واقعہ فیل ۱۳ سال ہوئی۔ اسلام لانے والوں کی مقدس جماعت السابقون الاولون میں اور عشرہ مبشرہ میں شمار ہوتے ہیں، مراد رسول ؐ، خسر رسول ؐ، مفتی رسول ؐ، کاتب وحی رسول ؐ، محب رسول ؐ، جانثار رسول ؐ تھے۔

شہادت: ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ بروز بدھ بعمر ۶۳ سال مدینہ طیبہ میں صبح کی نماز میں ابولؤلؤ نصرانی کے ہاتھوں شہید ہوئے مرقد روضۂ رسول ؐ۔ مدت خلافت دس سال سات ماہ ان سے ۵۳۹ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے انصاف وعدل کی ایسی مثال قائم کی کہ درندے چرندے اور حیوانات ایک دوسرے کو پناہ دے رہے ہیں بلکہ شیر اور بکری ایک جگہ پانی پی رہے ہیں۔ رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پوری تفصیل سے درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔

خلیفہ ثالث امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفّان ذوالنورین صاحب الحلم والحیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عن انس بن مالك قال لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ببیعة الرضوان کان عثمان بن عفّان رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اهل مکة قال فبایع الناس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عثمان فی حاجة الله و حاجة رسوله فضرب باحدی یدیه علی الاخری فکانت ید رسول الله صلی الله علیه وسلم لعثمان خیراً من ایدیهم لانفسهم (رواه الترمذی مناقب عثمانؓ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر اہل مکہ کی طرف گئے۔ راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے کہ عثمانؓ اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریمؐ کے کام میں گیا ہے۔ پس مارا آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

(۲) عن طلحة بن عبید الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبیٍّ رفیقٌ و رفیقی یعنی فی الجنة عثمان (ترمذی مشکوٰة ج)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے۔

(۳) وعن عبد الرحمٰن بن سمرة قال جاء عثمان الی النبی صلی الله علیه وسلم بالف دینار فی کمّه حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجره فرایت النبی صلی الله علیه وسلم یقلبها فی حجره وهو یقول ما ضرّ عثمان ما عمل بعد الیوم مرتین (رواه احمد مشکوٰة مناقب عثمانؓ)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ہزار دینار اپنی آستین میں لے کر حاضر ہوئے جبکہ لشکر تبوک کا بندوبست کیا

جا رہا تھا اور وہ رسولِ کریم علیہ السلام کی گود میں ڈال دیئے پس میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنی گود مبارک میں الٹ رہے تھے اور دو مرتبہ آپ نے فرمایا۔ آج کے بعد عثمانؓ جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(۴) وعن ابن عمر قال ذکر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فتنۃً فقال یقتل ھٰذا فیھا مظلومًا لعثمان (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ یہ اس میں مظلوم شہید کر دیئے جائیں گے

(۵) وعن ابی سھلۃ قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد عھد الی عھداً وانا صابر علیہ (مشکوٰۃ ج)

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم دار کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ بے شک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس پر ثابت قدم ہوں۔

(۶) قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من یحضر بئر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرھا عثمان وقال من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزہ عثمان (بخاری)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کے لیے بہشت ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو کھودوا دیا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے (یعنی غزوہ تبوک کا) اس کے لیے بہشت ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا سامان کر دیا۔

(۷) عن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صعد اُحداً وابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ فرجف بھم فضربہ برجلہ فقال اثبت اُحد علیک نبیٌّ وصدیقٌ وشھیدان۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ ج)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے اور وہ ان کے ساتھ

ہلا۔ آپؐ نے ٹھوکر مار کر فرمایا۔ اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبیؐ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(۸) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ (ترمذی مناقب عثمانؓ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتارنا اور اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔

(۹) عن ابن عمرؓ قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیؐ ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ (ترمذی مناقب عثمانؓ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بڑے لوگوں کو گنا کرتے تھے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو

ارشاداتِ ربانی:

(۱) ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔ اس قرآنی آیت سے حضرت علی المرتضےٰؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ کو شمار کیا۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۷۸)

(۲) ھل یستوی ھو ومن یامر بالعدل۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت عثمان غنیؓ ہیں (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۶)

(۳) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنیؓ سے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲)

(۴) حضرت عثمان ذوالہجرتین ہیں اور غزوہ بدر میں عدم شرکت بسبب حضرت رقیہؓ بنت رسولؐ کی تیمارداری میں مصروف تھے۔

(۵) حضرت عثمانؓ غنی غزوۂ ذات الرقاع اور غطفان کے موقع پر خلیفہ رسولؐ تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۶)

(۶) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان میں اپنا ہاتھ مبارک حضرت عثمانؓ کا قرار دیا تھا۔

(۷) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد۔۔۔۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مظلوم قتل ہو گا۔

(۸) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوہ تبوک ۹ھ کے موقعہ پر حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار دینار کی تھیلی پیش کی اور اونٹ مع پالان پیش کیئے اس فیاضی کو دیکھ کر رسولِ کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر عثمانؓ عمل سے بے نیاز بھی رہے۔ تب بھی اس کا یہ عمل کافی وافی ہے۔

(۹) رحمتِ دو عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نبی کا رفیق ہے اور میرا جنت میں رفیق حضرت عثمانؓ ہے۔

(۱۰) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمانؓ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدم اور مؤخر ستری اور ظاہری اور جو قیامت تک تجھ سے اور ہونے والے ہیں۔ وہ معاف و بخش دیئے ہیں۔ (اسد الغابہ ج۳ ص ۳۷۸)

(۱۱) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیاں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے کا نکاح وحی آسمانی سے کیا (کنز العمال ج۶ ص ۱۹۰)

(۱۲) حضرت علی المرتضیٰؓ: نے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین ہونے کی وجہ یوں بیان کی۔ چونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں دیں اور فرشتوں کی ملاء الاعلیٰ پارٹی آپؓ کو اسی شرف دامادیت کی بنا پر وہ نورین پکارتے ہیں (نہج البلاغہ ص۸۴)

(۱۳) حضرت علی المرتضیٰؓ: حضرت عثمانؓ کی شان میں فرماتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ خسر مصطفےٰ علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت عثمان غنیؓ داماد مصطفےٰ علیہ السلام ہیں۔ اسی بنا پر حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے (نہج البلاغہ مصری ج۲ ص۸۵)

حضرت عثمان غنیؓ بہت بڑے عالم، زاہد و عابد اور جود و سخا میں مثل سمندر تھے۔ آپ کی خلافت تمام صحابہؓ کے اتفاق سے ہوئی۔ آپؓ کی خلافت کا دارومدار فاروقی مجلسِ شوریٰ کے

چھ حضرات پر تھا حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت سعد بن ابی وقاص (یہ چھ حضرات عشرہ مبشرہ میں) کی تجویز اور فیصلہ پر تھی۔

شہادت کی وجہ: اہل مصر اپنے گورنر حضرت عبداللہ بن سعد بن سرحؓ سے شاکی تھے۔ اہل مصر کے لوگ مدینہ میں حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہمارے اس گورنر کو بدل کر اور گورنر مقرر فرما دیں۔ آپؓ نے حضرت محمد بن ابو بکر صدیقؓ کو مصر کا گورنر مقرر کر دیا اور تقرری کے کاغذات تیار کر کے ان کو دیئے۔ یہ وفد واپس مصر کو جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص سے ان کی ملاقات ہوئی جس کا انداز گفتگو اور مزاج شکوک کا مظہر تھا۔ اس شخص سے اصرار اور پوچھ گوچھ سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں تحریر گورنر مصر حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے نام تھی! جب تمہارے پاس محمد بن ابی بکرؓ حاضر ہوں تو اسے قتل کر دینا۔ اور اس کی تحریر لے کر جلا دینا اور اپنی گورنری پر بحال رہنا۔ اس تحریر کو پڑھتے ہی وفد واپس مدینہ پلٹ آیا۔ اور اس نے پوری حقیقت سے اہل مدینہ کے معزز لوگوں کو آگاہ کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ موجودہ صحابہ کرام پر خاموشی طاری ہو گئی (موسم حج کا تھا اکثر صحابہ حج ادا کرنے مکہ گئے ہوئے تھے) ادھر محمد بن ابی بکرؓ نے بنی تیم کے لوگوں سے رابطہ پیدا کیا۔ اور ذاتی انتقام کے لیے حضرت عثمانؓ کے مکان کے محاصرہ کا پروگرام بنا لیا۔ تحریر کی انکوائری کے لیے ایک وفد حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عمار کی معیت میں آپؓ سے ملا اور پورا واقعہ کہہ سنایا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے حلفیہ طور پر کہا کہ جو کچھ اس تحریر میں ہے، میرا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔ مُہر اور اونٹ اور غلام میرا ہی ہے چونکہ یہ تحریر مروان کی تھی۔ احباب نے مطالبہ کیا کہ مروان ان کے حوالہ کر دیں۔ آپؓ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور شبہ یقین میں بدل گیا اس پر فوراً ہی محاصرہ کر لیا گیا۔ آپؓ نے محاصرہ سے قبل تقریر کی۔

مسلمان کا قتل تین وجوہ سے ہو سکتا ہے۔ امت میں انتشار پیدا کرنے والا۔ بغیر قصور کے کسی کا قاتل۔ شادی شدہ زانی۔ میری زندگی جاہلیت کی ان تمام رسوم سے پاک اور اسلام کی

خوبیوں سے مرصع ہے۔ میں نے قرآن مجید کو کتابی شکل میں جمع کیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲)
کسی نے آپ کی تقریر اور احسان کی طرف توجہ نہ کی حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ مکان کی حفاظت کر رہے تھے۔ بلوائیوں نے اندر گھس کر آپؓ کو اس حالت میں قتل کیا کہ آپؓ اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ اور محمد بن ابو بکر نے آپؓ کی داڑھی پکڑی تھا دوسرے نے سر پر ایک لوہے کا سریا گھونپ دیا۔ اور شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدت خلافت ۱۲ سال ان سے ۱۴۶ احادیث مروی ہیں۔

شہادت: حضرت عثمان غنیؓ مدینہ طیبہ اپنے گھر میں بعمر ۸۲ سال بتاریخ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ میں شہید کئے گئے۔ مرقد جنت البقیع۔

قاتلان عثمانؓ: عبدالرحمٰن بن عدلیس بلوی۔ کنانہ بن بشر کندی۔ عمر بن حمق خزاعی مالک بن اشتر نخعی کوفہ کے دو سو افراد کے سردار تھے۔ نماز جنازہ میں صرف ۱۲ آدمی شامل تھے۔ نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے پڑھائی۔ (نقوش صحابہؓ)

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ فاتح خیبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلیؓ انت منّی بمنزلۃ ھارون وموسیٰ الا انہٗ لا نبی بعدی (ترمذی مناقب علیؓ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ حضرت ہارونؑ و حضرت موسیٰؑ کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲) عن ام سلمۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحبُّ علیًّا منافقٌ ولا یبغضہٗ مؤمنٌ (ترمذی مناقب علیؓ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا حضرت علیؓ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

(۳) وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبّ علیًّا فقد سبّنی (رواہ احمد مشکوٰۃ ج۲)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حضرت علیؓ کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔

(۴) وعن زر بن حبیشٍ قال قال علیؓ والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ اِنّہٗ لعھد النبیّ الامیّ صلی اللہ علیہ وسلم الیّ ان لا یحبّنی الا مؤمنٌ ولا یبغضنی الا منافقٌ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ج۲)

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔

(۵) وعن سھل بن سعد انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطینّ ھٰذہ الرّایۃ غدًا رجلاً یفتح اللہ علی یدیہ یحبّ اللہ ورسولہٗ

و یحبّہٗ اللّٰہ و رسولہٗ فلمّا اصبح الناس غدوا علی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کلّھم یرجون ان یعطاھا فقال این علی ابن ابی طالب فقالوا ھو یا رسول اللّٰہ یشتکی عینیہ قال ارسلوا الیہ فاتی بہٖ فبصق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی عینیہ فبرأ حتّی کان لم یکن بہٖ وجعٌ فاعطاہ الرّایۃ الخ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا۔ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ دوسرے دن صبح کے وقت ہر آدمی یہی امید رکھتا تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالب کہاں ہیں ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہؐ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا۔ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ وہ درست ہوگئیں۔ جیسے کوئی تکلیف نہ ہی ہوئی تھی اور انہیں جھنڈا دے دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہؐ! اُن سے لڑوں یہاں تک کہ ہمارے جیسے ہو جائیں آپؐ نے فرمایا کہ نرمی اختیار کرو۔ یہاں تک کہ ان کے میدان میں اُتر جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق اُن پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے ذریعے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت دی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں ۔۔۔۔

(۴) وعن جابرٍ قال دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم علیاًّ یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمّہٖ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما انجیتہٗ ولکنّ اللّٰہ انتجاہ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علیؓ کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے آپؐ نے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔

(۷) وعن البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علیؓ فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین انفسہم قالوا بلیٰ قال الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مؤمن نفسہ قالوا بلیٰ فقال اللّٰھم من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذالک فقال لہ ھنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولیٰ کل مؤمن ومؤمنۃ (رواہ احمد مشکوٰۃ ج۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خم غدیر پر اترے تو حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحب ایمان سے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں ؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں ۔ فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں ۔ عرض گزار ہوئے ۔ کیوں نہیں ۔ آپؐ نے کہا اے اللہ ! جس کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں ۔ اے اللہ ! اس سے دوستی رکھ جو علیؓ سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے ۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ ان سے ملے تو ان سے کہا ۔ اے ابن ابی طالب ! آپؓ کو مبارک ہو کہ آپ ہر صبح وشام ایمان والے ہر مرد اور عورت کے مولیٰ ہیں ۔

(۸) وعن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشاً فیھم علیؓ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللّٰھم لا تمتنی حتی ترینی علیاً (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج۲)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علیؓ بھی تھے ۔ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے ۔ اے اللہ ! مجھے وفات نہ دینا جب تک میں علیؓ کو نہ دیکھ لوں ۔

(۹) عن علیٍّ قال لقد عھد الیّ النبی صلی اللہ وسلم النبی الامی انہ لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق قال عدی بن ثابت انا من القرن الذین

دعا لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی مناقب علیؓ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مومن ہوگا۔ اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابتؓ نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے دعا کی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۱۰) عن ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَحِبُّوا اللہ لما یغذوکم من نِعَمِہٖ واحبّونی بحبّ اللہ واحبّوا اھل بیتی بِحُبّی (ترمذی ج۲ مناقب اھل بیت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہلِ بیت کو میرے لیے۔

(۱۱) قال حدثنا علی ان فاطمۃ شکت ما تلقیٰ من اثر الرحی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَبْیٌ فانطلقت فلم تجدہٗ فوجدت عائشۃ فاخبرتھا فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجئ فاطمۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبت لاقوم فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتّٰی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا اعلمکما خیرا مما سألتما اذا اخذتما مضاجعکما تکبّرا اربعا وثلثین وتسبّحا ثلث وثلثین وتحمدا ثلثا وثلثین فھو خیرٌ لکما من خادم (بخاری ص۵۳۱)

میں نے حضرت ابی لیلیٰؒ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا حضرت فاطمۃ الزہریٰؓ کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوئی۔ ہاتھ میں نشان پڑ گئے۔ انہوں نے شکایت کی۔ اسی زمانہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت فاطمۃ الزہریٰؓ ایک قیدی مانگنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں لیکن آپؐ نہ ملے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت

عائشہ صدیقہؓ نے حضرت فاطمۃ الزہری رضی اللہ عنہا کے آنے کا اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رات کو ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے۔ میں اٹھنا چاہا تو آپؐ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو اور آپؐ ہم میاں بیوی کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو۔ ایک بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ خادم سے تمہارے لیے بہتر ہے۔

(۱۲) وعن عليٍّ قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيك مثل من عيسىٰ ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليست له ثم قال يهلك فيَّ رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس فيَّ ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني (رواه احمد مشکوٰۃ ج مناقب علیؓ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہاری ایک مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ یہود نے اُن سے عداوت رکھی یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بھی بہتان لگا دیا اور نصاریٰ نے اُن سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پر اتار لائے جو اُن کا حق نہیں۔ پھر راوی نے فرمایا کہ میرے متعلق دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ محبت میں افراط کرنے والا کہ ایسی باتیں کہے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا عداوت رکھنے والا جس کو دشمنی ابھارے گی کہ مجھ پر بہتان لگائے۔

(۱۳) وعن عليٍّ قال كانت لي منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق اتيه باعلى سحر فاقول السلام عليك يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى اهلي والا دخلت عليه (رواه النسائي مشکوٰۃ ج)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا۔ علی الصبح میں بارگاہ میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا۔ اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ آپؐ پر سلام ہو۔ اگر آپؐ کھنکارتے تو اپنے گھر والوں

کی طرف واپس لوٹ آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا۔

(۱۴) عن سعد ابن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً وفاطمۃ وحسیناً فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ج ۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت آئی ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو، تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ وحسینؓ کو بلایا اور کہا۔ اے اللہ کریم! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

(۱۵) عن عبد الرحمٰن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلیؓ فی الجنۃ وطلحۃؓ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمٰن بن عوفٍ فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زیدٍ فی الجنۃ وابو عبیدہ بن الجراح فی الجنۃ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ مشکوٰۃ ج ۲)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ جنت میں ہے حضرت عمر فاروقؓ جنت میں ہے حضرت عثمان غنیؓ جنت میں ہے حضرت علی المرتضیٰؓ جنت میں ہے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ جنت میں ہے حضرت زبیر بن العوامؓ جنت میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہے حضرت سعید بن زیدؓ جنت میں ہے اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ جنت میں ہے۔

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تلک عشرۃ کاملۃ فی الدنیا والآخر رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں حضرت ابوبکرؓ میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں اللہ تعالیٰ کے کاموں میں حضرت عمرؓ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں سخت ہیں۔ حیا میں حضرت عثمانؓ سب سے آگے ہیں۔ ان میں فرائض کو جاننے والے حضرت زید بن ثابتؓ ہیں حضرت ابی بن کعبؓ

سب سے بڑے قاری ہیں۔ حلال وحرام کا ان میں سب سے زیادہ علم حضرت معاذ بن جبل ؓ کو ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت قتادہؓ سے روایت کی کہ اس میں ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی المرتضیٰؓ ہیں۔

ارشاداتِ نبویؐ

(۱) حضرت علیؓ کا رتبہ میرے نزدیک وہ ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا۔ لیکن میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ اجراءِ نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہو چکا ہے۔

(۲) ہجرت کے وقت بستر نبویؐ پر آپؓ نے رات گزاری۔ رسولِ کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کی امانتیں پڑی ہیں۔ ان کو ادا کر کے مدینہ طیبہ آجانا۔

(۳) تمام غزوات میں آپؓ نے شرکت کی ماسوائے غزوۂ تبوک کے۔ رسولِ کریم علیہ السلام نے ان کو اپنا مدینہ میں نائب مقرر کیا تھا۔

(۴) یا اللہ! جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرنا اور جو اس سے عداوت کرے اس سے عداوت کرنا حضرت علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔

(۵) حضرت علیؓ مفتی رسولؐ۔ کاتب وحی رسولؐ۔ مشیر رسولؐ۔ محب رسولؐ۔ دامادِ رسولؐ فاتح خیبر اور عشرہ مبشرہ تھے۔

(۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ مقدمات کا فیصلہ کرنے میں خاص مہارت رکھتے تھے اور چیف جسٹس تھے۔

(۷) حضرت علیؓ علم کا دروازہ اور آپ شہر ہیں (یہ روایت مستند نہیں) بلکہ اس طرح ہے رسولِ کریم علیہ السلام علم کا شہر ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس کی بنیاد۔ حضرت عمر فاروقؓ دیواریں۔ حضرت عثمان غنیؓ چھت اور حضرت علی المرتضیٰؓ اس کا دروازہ ہیں

(۸) رسولِ کریم علیہ السلام نے فرمایا اے علی المرتضیٰؓ تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ مومن تجھ سے محبت کرے گا اور منافق بغض رکھے گا۔

شہادت : عبدالرحمٰن بن ملجم نے خطام نامی عورت سے تین ہزار درہم حق مہر پر نکاح کیا اور قتل حضرت علیؓ کا معاہدہ بھی تھا۔ بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک صبح کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ بدبخت ابن ملجم نے تلوار سے حملہ کر دیا بعمر ۶۳ سال ۱۹ر رمضان بروز اتوار فاتح خیبر، عظیم انسان اللہ تعالیٰ کے حضور میں جا پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان سے ۵۸۶ احادیث مروی ہیں۔ مدت خلافت چار سال آٹھ ماہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ نے غسل دیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قصر الامارت (جامع مسجد) کوفہ میں محو استراحت ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جمہور امت اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) عن ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة اولئك اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم کانوا افضل هذه الامة وابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة لنبیه ولاقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقهم وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم (رواه رزین، مشکوٰة ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (المتوفی ۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا اتباع کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ فوت شدہ بزرگان دین کے نقش قدم پر چلے اس لیے کہ زندہ پر فتنہ کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسے بزرگان دین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عظام ہی ہیں جو سب امت سے افضل سب امت سے پاکیزہ دلوں والے سب امت سے بڑھ کر گہرے اور ٹھوس علم والے اور سب سے کم تکلف والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبیؐ کی صحبت کے لیے اور دین کی اقامت اور سربلندی کے لیے چن لیا ان کی فضیلت کو پہچانو۔ ان کے نقش قدم کی پیروی کرو اور ان کے اخلاق اور سیرت کو حتی الوسع اپنانے کی کوشش کرو کہ وہ سیدھی راہ پر گامزن تھے۔

آئمہ اربعہؒ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ) ارشاد فرماتے ہیں

(۲) آخذ بکتاب الله فان لم اجد فبسنة رسول الله علیه السلام فان لم اجد فبقول الصحابة آخذ بقول من شئت منهم ولا اخرج عن قولهم الی غیرهم (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۴۵۰ ومناقب حضرت ابوحنیفہؒ الذہبی)

میں پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے استدلال کرتا ہوں۔ اگر اس میں مجھے دلیل نہ ملے تو سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتا ہوں۔ اور اگر اس میں بھی مجھے دلیل نہ ملے تو میں حسب مرضی صحابہ عظامؓ کے اقوال سے استدلال کرتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسروں

کے قول کی طرف نہیں جاتا۔

(۳) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ) ارشاد فرماتے ہیں:
جس کسی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو برا بھلا کہا خواہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی المرتضیٰؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ وحضرت عمرو بن العاصؓ ہوں اگر یوں کہا کہ وہ کافر اور گمراہ تھے تو یہ واجب القتل ہے اور اگر عام لوگوں جیسی گالی دے تو اسے سخت سزا دی جائے (شرح شفا للملا علی قاری ج۲ ص۵۵۵)

(۴) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ عنہ (المتوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:
کہ کسی مسئلہ میں جب تک قرآن وسنّت میں دلیل موجود ہو تو اس کا علم رکھنے والے کو قرآن وسنت کی اتباع کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر قرآن وسنّت میں دلیل نہ ہو تو ہم صحابہ عظامؓ کے سب اقوال کی طرف یا ان میں سے کسی ایک کے قول کی طرف رجوع کریں گے۔
(کچھ آگے فرماتے ہیں) جب آئمہ (خلفاء راشدینؓ) سے کچھ ثبوت نہ ملے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرامؓ دین کے امین ہیں ہم ان کے اقوال لیں گے اور صحابہ عظامؓ کی اتباع دوسروں کی اتباع کی بہ نسبت ہمیں زیادہ مناسب ہے (ازالۃ الخفاج ۲ ص۸۴ فصل دوم لوازم خلافت خاصہ۔ سنن الکبریٰ للبیہقی)

(۵) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب امت سے افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ ہیں حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ ہیں (آخری قول میں) ایک جماعت نے توقف کیا ہے یہ ہدایت یافتہ خلفاء راشدینؓ تھے۔ پھر ان چار حضرات کے بعد سب صحابہ عظامؓ سب امت سے افضل ہیں کسی کو جائز نہیں کہ ان کی برائی بیان کرے۔ کسی میں کوئی عیب اور نقص کی وجہ سے اعتراض نہ کرے جس نے ایسا کیا اسے سزا دینی واجب ہے (الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص۵۷۳ پر حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔

محدثین کرامؒ :

(۶) حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۱ھ) ارشاد فرماتے ہیں۔

قال عبد اللہ بن ھاشم الطوسیؒ حدثنا وکیعؒ قال سمعت سفیانؒ یقول فی قولہ تعالیٰ قل الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ قال ھم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم (الاصابہ لحافظ بن حجر ج ۱ ص ۱۲)

حضرت عبد اللہ بن ہاشم طوسیؒ کہتے ہیں کہ ہم سے وکیع بن الجراحؒ نے حضرت سفیان ثوریؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ اس آیت کا مصداق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ قرار دیتے تھے "آپ کہئے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان بندوں پر سلامتی ہو جن کو اس نے پسند کر لیا ہے۔

(۷) حضرت عبد اللہ ابوزرعہ بن عبد الکریم رازیؒ یہ بنو مخزوم کے موالی سے ہیں (المتوفی ۲۶۴ھ) العواصم من القواصم ص ۳۲ پر رقمطراز ہیں جب تم کسی انسان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرتا دیکھو تو یقین کر لو کہ وہ زندیق (خارج اسلام) ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت برحق اور قرآن مجید برحق ہے اور قرآن مجید اور سنت نبویہ کو ہم تک لانے والے یہی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ کی ہے اور جو شخص ان کی زندگی میں نقص بیان کرتا ہے۔ وہ دراصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ پر ابطال کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا صحابہ عظامؓ کی ذات مقدس جرح اور تعدیل سے بالکل پاک صاف ہے۔ اور تنقیص کرنے والا بذات خود جرح کے قابل ہے۔ ایسا گروہ یقیناً زندیق ہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ حضرت ابوزرعہؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک حضرت ابوزرعہؒ سے زیادہ کوئی حافظ نہیں ہے۔

حضرت امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزرعہؒ نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

(۸) حضرت علامہ مبارک بن محمد بن اثیر جزریؒ (المتوفی ۶۰۶ھ) جامع الاصول من احادیث الرسول ج ۱ ص ۳ پر رقمطراز ہیں۔

الصحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین عدول بتعدیل اللہ عزوجل و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتاجون الی بحث عن عدالتھم وعلیٰ ھذا القول معظم المسلمین من الائمۃ والعلماء من السلف والخلف۔

سب صحابہ عظام رضی اللہ عنہم عادل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعدیل کردی ہے۔ ان کی عدالت کے متعلق بحث کرنے کی حاجت نہیں اسی اعتقاد پر مسلمانوں کے سربرآوردہ ائمہ کرامؒ اور متقدمین و متاخرین علمار کرام چلے آرہے ہیں۔

(۹) حضرت حافظ ابو عمر و یوسف بن عبداللہ المعروف ابن عبد البرؒ (المتوفی ۴۶۳ھ) الاستیعاب فی معرفتہ الاصحاب کے آغاز میں رقمطراز ہیں۔

سنن نبویہ کی حفاظت اور معین اسباب میں سے ان حضرات کی معرفت بھی ہے جنہوں نے سنن نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے نبیؐ سے نقل کرکے سب لوگوں تک پہنچایا ہے اور اس کی کما حقہ حفاظت اور تبلیغ کی ہے۔ وہ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عظامؓ اور حواری ہیں کہ انہوں نے سنت کو محفوظ کیا اور اسلام و مسلمانوں کی خیر خواہی سمجھ کر اس مقدس فریضہ کو ادا کیا حتیٰ کہ ان کی نقل اور روایت سے دین مکمل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کی حجت مسلمانوں پر ثابت ہوگئی۔ یہی لوگ سب سے افضل اور سب امت سے بہتر تھے۔ جو لوگوں کی تبلیغ کے لیے بھیجی گئی۔ ان تمام کی عدالت ثابت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ثنار و تعریف بیان کی ہے ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی عادل نہیں ہوسکتا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرمؐ کی صحبت اور مدد کے لیے چن لیا۔ اس سے بڑھ کر نہ کوئی تزکیہ کا مقام ہوسکتا ہے اور نہ ثبوت عدالت اس سے اکمل طریقے سے ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ الخ...... آگے اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۹ پر رقمطراز ہیں۔

وان کان الصحابۃ رضی اللہ عنھم قد کفینا البحث عن احوالھم لاجماع اھل الحق من المسلمین وھم اھل السنۃ والجماعت علی انھم عدول۔ اگرچہ سب صحابہ کرامؓ کے بارے میں ہم کافی بحث کرچکے ہیں کیونکہ اہل حق مسلمانوں کا جو اہلسنت والجماعت ہی ہیں اس پر اجماع ہے کہ سب صحابہ عظام رضی اللہ عنہم عدول یعنی عادل ہیں۔

(۱۰) حضرت علامہ قرطبی مالکی محمد بن احمد الانصاریؒ (المتوفی ۶۷۱ھ) تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۹ پر رقمطراز ہیں۔

قلت فالصحابۃ کلھم عدول اولیاء اللہ تعالیٰ واصفیاءہ وخیرتہ من خلقہ

بعد الانبیاء والرسل هذا مذهب اهل السنة والذی علیه الجماعة من ائمة هذه الامة
میں کہتا ہوں سب صحابہ عظامؓ عادل ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست اور اس کے برگزیدہ بندے اور
انبیاء اور رسل کے بعد اس کی سب مخلوقات سے افضل ہیں۔ یہی اہلسنت کا مذہب ہے اور اس پر
اس امت کے ائمہ کی ایک بڑی جماعت کا اعتقاد ہے۔

(۱۱) حضرت علامہ مبارک بن محمد بن اثیر جزریؒ (المتوفی ۶۰۶ھ) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
ج ۱ ص ۳ پر رقمطراز ہیں۔ والصحابة یشارکون سائر الرواة فی ذالک الا فی الجرح والتعدیل
فانهم کلهم عدول لا یتطرق الیهم الجرح لان الله عزوجل ورسوله زکیاهم
وعدلاهم وذالک مشهور لا یحتاج لذکره۔ حضرت صحابہ عظامؓ سب امور میں عام رواۃ کی
صفات (حفظ اتقان وغیرہ) میں شریک ہیں مگر جرح و تعدیل میں نہیں کیونکہ وہ سب کے سب
عادل ہی ہیں۔ ان پر جرح کی کوئی سبیل نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کو پاک صاف اور عادل قرار دیا ہے اور یہ مشہور چیز ہے جس کے ذکر کی حاجت نہیں۔

(۱۲) حضرت ابوزکریا حافظ محی الدین بن شرف النوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) شرح مسلم ج ۲ ص ۲۷۲
پر لکھتے ہیں۔ ولهذا اتفق اهل الحق ومن یعتد به فی الاجماع علی قبول شهاداتهم
ورواياتهم وكمال عدالتهم رضی الله عنهم اجمعین۔ اس لیے اہل حق جماعت اور جن کا
اجماع معتبر ہے صحابہ عظامؓ کی مروی احادیث کی قبولیت ان کی شہادت کی صداقت اور کامل عدالت پر
متفق ہیں۔ خداوند کریم ان سب سے راضی ہو چکا۔

(۱۳) حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) الاصابہ جلد ۱ ص ۱۰ پر لکھتے ہیں۔
وقال ابو محمد بن حزمؒ الصحابة کلهم من اهل الجنة قطعا۔ قال الله تعالیٰ
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل الآیة وقال الله تعالیٰ ان الذین سبقت
لهم منا الحسنیٰ اولئک عنها مبعدون فثبت ان الجمیع من اهل الجنة لانهم المخاطبون
بالآیة السابقة۔ حضرت علامہ ابو محمد حافظ ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ سب صحابہ عظامؓ اہل جنت سے ہیں۔
اللہ جل شانہ فرماتے ہیں جس نے فتح مکہ سے پہلے انفاق و قتال کیا وہ اس کے برابر نہیں جس نے
بعد میں انفاق کیا وہ اس کے برابر نہیں جس نے بعد میں انفاق و قتال کیا۔ الآیہ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں جن لوگوں سے ہماری طرف سے بھلائی کا وعدہ ہو چکا ہے۔ یہ لوگ آگ سے دور رکھے جائیں گے پس ثابت ہوا کہ تمام صحابہ عظام اہل جنت میں سے ہیں۔ اس لیے کہ آیت سابقہ میں دہی (فتح مکہ سے قبل اور بعد والے مومن) مخاطب ہیں۔ اور اصابہ ج ۱ ص۱۱ پر لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ عظامؓ کو عادل کہنے کی ہی جمہور علماء امت نے تصریح کی ہے اور یہی معتبر مسلک ہے۔

(۱۴) حضرت خطیب بغدادیؒ الکفایہ فی علوم الروایہ" میں عدالت صحابہؓ پر آیات قرآنی اور احادیث نبویہ پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ عدالت صحابہ عظامؓ کے موضوع پر احادیث بہت کثرت سے ہیں ان تمام کا تقاضا یہ ہے کہ صحابہ عظامؓ (منافی عدالت امور سے) پاک و طاہر ہوں اور قطعاً عادل اور برائیوں سے منزہ ہوں۔ اللہ جل شانہٗ کی ان کی عدالت پر شہادت کے بعد۔ جو ان کے ظاہر اور باطن سے واقف ہے۔ کوئی بھی صحابیؓ ثبوت عدالت میں کسی مخلوق کی تعدیل کا محتاج نہیں اور وہ اسی صفت پر سمجھے جائیں گے تا آنکہ کسی سے ایسے جرم کا ثبوت ہو جائے جو نافرمانی کی قصد ہی سے بلا احتمال غیر ہو سکتا ہو۔ اور تاویل کی کوئی گنجائش نہ رہے تو عدالت کی نفی تسلیم کی جائے گی۔ مگر اللہ جل شانہٗ نے ان کو ایسے جرم کے ارتکاب بری اور ان کی شان کو اس سے برتر بنایا ہے علاوہ ازیں بالفرض اللہ تعالیٰ اور رسولِ مقبولؐ کی جانب سے ان کی مذکورہ ثناء و تعدیل نہ بھی ہوتی تو بھی ان کی مندرجہ ذیل سیرت ان کے قطعی عادل اور گناہوں سے صاف ہونے پر قوی شہادت تھی۔ مثلاً ہجرت، نصرت رسولِ مقبولؐ جہاد فی سبیل اللہ۔ اپنی جان و مال کی قربانی اپنے آباؤ اجداد کو اور اولاد کو قتل کرنا۔ دین اسلام کی خیر خواہی اور ایمان میں قوت اور پختگی وغیرہ وغیرہ۔

(۱۵) حضرت علامہ ابن صلاح ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمنؒ (المتوفی ۶۴۳ھ) اپنے رسالے علوم الحدیث المعروف بمقدمہ ابن صلاح ص۲۶۴ پر رقمطراز ہیں۔ سب صحابہ عظامؓ کی ایک خصوصیت ہے وہ یہ کہ کسی کی عدالت کے متعلق (باز پرس کا) سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ مسئلہ طے شدہ ہے کیونکہ وہ مطلق کتاب و سنت کی نصوص اور تصریحات اور امت کے قابل اعتماد علماء کے اجماع سے عادل ہیں۔

(۱۶) حضرت علامہ سخاوی علی بن محمدؒ (المتوفی ۶۶۳ھ) فتح المغیث ج ۴ ص۲۵ پر رقمطراز ہیں۔

ان للصحابة شرفاً عظيماً يمنع صاحبها ميزة خاصة وهي ان جميع الصحابة عدول يعتد به من اهل السنة سواء من لابس الفتن منهم ولم يلابس عدول صحابہ عظامؓ

کے لیے ایک بڑا شرف ہے جو صحابی کو خاص امتیاز بخشتا ہے وہ یہ ہے کہ جمیع صحابہ عظامؓ قابل اعتماد اہلسنت کے نزدیک عادل ہیں خواہ فتنہ سے دوچار ہوئے ہوں یا نہ۔

(۱۷) قال سهل بن عبد الله التستري وناهيك به علماً وزهداً وجلالة لم يؤمن برسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يوقر اصحابه (رسالة تائید مذہب اہلسنت ص۵۲ از حضرت مجدد الف ثانیؒ) حضرت سہل بن عبد اللہ تستری کہتے ہیں جو علم و زہد اور جلالۃ شان میں مشہور ہیں کہ جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی تعظیم نہیں کی وہ صحیح طور پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا۔

(۱۸) حضرت مولانا عبد العزیز فرہاروی (المتوفی سنہ ۱۳۰۰ھ) کوثر النبیؐ ص۱۰۷ پر رقم طراز ہیں۔ اجمع اهل السنة على ان الصحابة كلهم عدول تمام اہلسنت کا اجماع ہے کہ سب صحابہ عظامؓ عادل ہیں

(۱۹) مسلم الثبوت کی شرح فواتح الرحموت ج۲ ص۱۰۲ پر ہے۔ ان عدالة الصحابة مقطوعة لاسيما اصحاب بدر وبيعة الرضوان كيف لا وقد اثنى الله تعالى عليهم في مواضع عديدة من كتابه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم فضائلهم غير مرة۔ صحابہ عظامؓ کی عدالت قطعی ہے۔ خصوصاً اصحاب بدر اور بیعت رضوان والوں کی قطعی کیوں نہ ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر ان کی تعریف اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ ان کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

(۲۰) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخلها فانه شهد بدراً والحديبية (مسلم ج۲ ص۲۰۹ ترمذی ج۲ ص۲۲۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔

(۲۱) ارشاد نبویؐ: لعل الله قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم (مسلم ج۲ ص۳۰۲) اللہ جل شانہٗ اہل بدر کے دلوں سے (حال و مستقبل میں) خوب واقف ہیں کہ فرما دیا ہے جو چاہو سو کرو بے شک میں نے تمہیں بخش دیا۔

(۲۲) وعن جابر قال كنا يوم الحديبية الفاً واربعمائة قال لنا النبي صلى الله عليه وسلم انتم اليوم خير من اهل الارض (متفق عليه) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم ایک ہزار چار سو افراد تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) عن عبد الرحمٰن بن ابی عمیرۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لمعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیاً مھدیاً واھد بہ (رواہ الترمذی ج۲ مناقب معاویہ)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے اور وہ اصحابِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کیلئے دعا کی یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر

(۲) عن ابی ادریس الخولانی قال لما عزل عمر بن الخطابؓ عمیر بن سعد عن حمص ولی معاویۃ فقال الناس عزل عمیراً وولی معاویۃ فقال عمیر لا تذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اھد بہ (الترمذی) حضرت ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہا جب معزول کیا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا حضرت معاویہؓ کو تو لوگ کہنے لگے کہ عمیرؓ معزول ہوئے اور معاویہؓ حاکم ہوئے تو حضرت عمیرؓ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات اس لیے کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ہدایت کر حضرت معاویہؓ سے لوگوں کو۔

(۳) رسولِ کریم علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ اللھم اجعلہ ھادیاً ومھدیاً۔ اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب (کنز العمال ج۶ ص۲۰۰) اے مولا کریم! معاویہؓ کو ہادی بنانا اور اسے قرآن مجید اور حساب کا عالم بنانا اور اسے عذاب سے بچانا۔

(۴) حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے یہ روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ بیمار ہو گئے اور وہی وضوء کرانے کیلئے آپ کا لوٹا اٹھاتے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا لوٹا اٹھایا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل پڑے تو وضوء کرانے کے دوران رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک ایک یا دو مرتبہ آسمان کی طرف اٹھایا تو ارشاد فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ اگر تو حاکم بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں برابر اس خیال میں رہا کہ عنقریب میں خلیفہ بن جاؤں گا چنانچہ میں خلیفہ بن گیا (تطہیر الجنان ص۲۵)

(۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

تمہارے امیر حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا (رواہ الطبرانی ۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۷)

(۶) عن عبد اللہ بن عمرو ان معاویۃ کان یکتب بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن مجمع الزوائد ص ۳۵۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر (وحی خطوط وغیرہ) لکھا کرتے تھے

(۷) عن ابن عباسٍ قال جاء جبریلؑ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد استوص معاویۃ فانہ امین علی کتاب اللہ ونعم الامین ھو (رواہ الطبرانی فی الاوسط)۔
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! معاویہؓ سے لکھوایا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے امین ہیں اور بہترین امین ہیں ۔

(۸) حضرت معافی بن عمرانؒ ؛ جو بہت مشہور محدث اور بزرگ ہیں سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ میں سے کون افضل ہے ؟ تو ان کو غصہ آگیا اور فرمایا کیا تم ایک تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو ۔ بخدا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسولِ کریم علیہ السلام کے کاتب امین اور برادر نسبتی تھے جو آپؓ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹)

(۹) حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ امام ہیں ان سے سوال ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیزؒ ؟ تو فرمایا بخدا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ ہزار مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے افضل ہے کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں ۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ۔ سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ربنا ولک الحمد (اے ہمارے پروردگار سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں) تو اس شرف عظیم سے بڑھ کر اور کیا شرف ہو سکتا ہے ۔

(۱۰) حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کے انتقال کے بعد حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیانؓ کو دمشق کا

گورنر بنایا گیا۔ دورِ خلافت فاروقیؓ اور دورِ خلافت عثمانیؓ اور دورِ خلافت حضرت علی المرتضیٰؓ آپ بیس سال گورنر رہے حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنی خلافت میں بھی ان کو گورنر برقرار رکھا تھا۔

(۱۱) معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم اور بڑے صاحب فضیلت صحابی تھے۔ اور صحابہؓ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے کبھی ان کے حق میں بدظنی نہ رکھنا اور ان کی بدگوئی کر کے ورطہ ضلالت میں نہ پڑنا تاکہ حرام کام کے ارتکاب سے بچو۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ازالۃ الخفاء جلد ا ص۵۷)

اقوالِ صحابہؓ: (۱) حضرت عمر فاروقؓ موصوف کو کسریٰ عرب کہتے تھے۔

(۲) مفسر قرآن حضرت ابن عباسؓ: آپؓ کو عظیم فقیہہ کہتے تھے۔

(۳) حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں امارت حضرت معاویہؓ کا انکار مت کرنا ان کے خاتمے سے قتل عام ہوگا

(۴) حضرت قبیصہ بن عامرؓ میرے نزدیک امیر معاویہؓ انتہائی حلیم الطبع بردبار شیریں مزاج اور مدبر ہیں۔

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مکہ میں ہجرت سے ۱۵ سال قبل پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب پانچویں پشت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ فتح مکہ کے وقت اسلام لائے غزوۂ حنین و طائف میں ہمرکاب نبویؐ تھے غزوہ تبوک میں بھی شرکت کی مدینہ طیبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی کتابت کی خدمت آپؓ کے سپرد کی کیونکہ آپؓ کو امین اور راستباز پایا۔ اس کے علاوہ باہر سے آنے والے وفود کی خاطر مدارات اور قیام وطعام کا انتظام بھی انہی کے ذمہ تھا آپؓ سے ۱۶۳ احادیث مروی ہیں۔

وفات: آپؓ کا بعمر ۷۸ سال بتاریخ ۲۲ رجب ۶۰ھ دمشق میں انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت ضحاک بن قیسؓ نے پڑھائی۔ مرقد دمشق۔

تمت بالخیر

وماقدروا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق قدرھم رضوان اللہ عنہم ورضوا عنہ

اللّٰھم صل علی محمد وعلی الہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

قارئین سے درخواست ہے کہ حاجی شیخ الٰہی بخش مرحوم و قاضی صغیر احمد مرحوم ٹوبہ ٹیک سنگھ دونوں حضرات کے لیے دعائے مغفرت کریں ——— (مؤلف)

احقر العباد

محمد ادریس بھوجیانی ولد حاجی امام الدین مرحوم ومغفور

مصادر

قرآن مجید
صحیح بخاری۔ فتح الباری ابن حجرؒ
صحیح مسلم۔ شرح مسلم النووی
ترمذی۔ نسائی
ابو داؤد۔ ابن ماجہ
مسند احمد۔ تفسیر قرطبی
ترجمان القرآن۔ مولانا ابوالکلام آزاد
کنز العمال۔ مذین
شرح شفا۔ ملا علی قاری
ازالۃ الخفا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
البدایہ والنہایہ
اسد الغابہ۔ اثیر جزریؒ
طبقات ابن سعد۔ بصری
تہذیب التہذیب۔ الذہبیؒ
الصارم المسلول
الصواعق المحرقہ
العواصم من القواصم
علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح
تاریخ الخلفاء۔ سیوطی
کوثر النبیؐ۔ مولانا عبدالعزیز فرہاروی
نقوش صحابہؓ۔ مولانا عبدالرشید حنیف گنگوہی
فضائل صحابہ کرامؓ۔ مہر محمد میانوالوی
تفسیر صافی۔ لحسن کاشانی
تفسیر حسن عسکری
تفسیر مجمع البیان الطبرسی
آیات بینات از محسن الملک
تفسیر قمی۔ تفسیر البرہان
نہج البلاغہ مصری
منہج الصادقین فتح اللہ کاشانی
روضہ کافی عربی معہ شرح فارسی محمد بن یعقوب کلینی
حیات القلوب اردو۔ فارسی علامہ مجلسی
مناقب آل ابی طالب۔ ابن شہر آشوب
جامع الاخبار عربی۔ فارسی
حملہ حیدری
بحار الانوار
عیون الاخبار عربی۔ اردو۔ ابن بابویہ
رجال کشی۔ کفایہ فی علم الروایہ
مجمع الفضائل
اختیار معرفۃ الرجال
کشف الغمہ
ضمیمہ مقبول
مجالس المومنین نور اللہ شوستری
منتہی الآمال للقمی

ہماری دیگر تصانیف

۱۔ **بستانِ صحابہ رضی اللہ عنہم**: مناقب صحابہؓ پر قرآنی آیات۔ احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہؓ و آئمہ اربعہ اور معروف محدثین کے ارشادات سے مزین اور جماعت اثنا عشریہ کے فرمودات ناس بحو صحابہ کرامؓ کے متعلق شکوک و شبہات ہیں وہ دل و دماغ سے کافور ہو جاتے ہیں اس کتاب کا ہر ورق جذبہ عشق رسولؐ اور حُب صحابہؓ سے معمور ہے۔ قیمت مبلغ ۱۲ روپے۔

۲۔ **خاندانِ نبوتؐ**: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ذکر جمیل کے علاوہ شجرۂ ہائے نسب کی ترتیب سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلاف اور جملہ اسلاف کا مکمل سوانحی تعارف اور خاندان نبوت علیہ السلام کی مربوط تاریخ جس کا مطالعہ ہر فرزند اسلام کے تجدید ایمان کا اہم تقاضا ہے قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ مبلغ ۸۰ روپے

۳۔ **اربابِ طریقت**: ان جلیل القدر اولیائے کرامؒ کا فرداً فرداً تذکرہ جن کے وجود بابرکت برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کی فروغ وارتقا کے موجب ہوئے۔ اس کتاب کا ہر ورق جذبہ عشق رسولؐ اور حب اولیاء اللہ سے معمور ہے۔ مجلد قیمت ۷۵ روپے

۴۔ **اربابِ علم و فضل**: اصحابِ علم و فضل مکاتب فکر کی مجاہدانہ سے مزین ہے اس میں محدثین و آئمہ اور برصغیر کے معروف علمائے حق کے مجاہدات پر مشتمل ہے۔ مجلد مبلغ ۴۸ روپے۔ بلا جلد ۴۲ روپے۔

۵۔ **اربابِ بصیرت**: اربابِ بصیرت مکاتب فکر کی مجاہدانہ مساعی سے مزین ہے۔ اور معروف برصغیر پاک و ہند کے علماء کے مجاہدات پر مشتمل ہے۔

۶۔ **افضلیت شیخینؓ**: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زندگی کے حالات اور فضائل و محاسن اور کارناموں سے مزین ہے۔ قیمت ۹ روپے۔

۷۔ **عظمتِ صحابہؓ**: السابقون الاولون من المہاجرین والانصار رضی اللہ عنہم کے زندگی کے حالات، کارنامے، محاسن و فضائل درج ہیں ایک ایک ورق عشقِ رسولِ کریم علیہ السلام سے معمور ہے مجلد قیمت مبلغ ۱۰ روپے

۸۔ **مناقب الکریمین**: حضرت مولانا حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ خواجہ نواب الدین رموہویؒ اور پیرِ طریقت حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی موہوی مدظلہ العالی کی سوانح اور سلسلہ نقشبندیہ درج ہے قیمت مبلغ ۷ روپے

۹۔ **تذکار انبیاء و تذکرہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم**: تقریباً چھبیس انبیاء کرامؑ کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور اصحاب محمد رسول اللہ علیہ السلام کے فضائل، محاسن اور کارنامے درج ہیں [illegible]